THU.13.June.2024
VOLUME:19 NO: 151
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعرات 13/ جون 2024
جلد:19 شمار 151
6/ذی الحجہ 1445ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے، بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
KJ
کنگن جیولرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

کویت میں آتشزدگی واقعہ، بشمول 29/ ہندوستانی ہلاکتوں کی تعداد 49 تک پہنچ گئی

کویت سٹی/نئی دہلی: جنوبی کویت کے المنغاف میں ایک چھ منزلہ رہائشی عمارت میں بدھ کو لگنے والی زبردست آگ میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 49 ہوگئی ہے، جن میں عمارت میں رہنے والے کئی ہندوستانی مزدور بھی شامل ہیں۔ اس واقعہ میں 40 سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ کویتی حکام راحت اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہیں اور ابھی تک مرنے والوں کی شناخت نہیں ہو سکی ہے۔ ہندوستانی کارکنوں کی مدد کے لیے کویت میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایک کنٹرول روم قائم کیا ہے جس سے ٹیلیفون نمبر +965-65505246 کے ذریعے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر خارجہ جے شنکر نے اس حادثے پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ کویت میں ہندوستانی سفارت خانہ صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ کویت میں ہندوستانی سفارتی مشن کے اہلکار وہاں کی انتظامیہ کے ساتھ مل کر متاثرہ لوگوں کی مدد میں مصروف ہیں۔ کویت کی خبر رساں ایجنسی کنا کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد 49 ہو گئی ہے۔ رپورٹ میں وزارت داخلہ میں سکیورٹی انفارمیشن کے ڈائریکٹر میجر جنرل ناصر عبدالسلیب کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ عمارت کے مالکان کو سخت سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزارت داخلہ کے سینئر حکام آگ لگنے کی وجہ کی تحقیقات کر رہے ہیں اور مرنے والوں کی شناخت کی جا رہی ہے۔ کویت کے امیر شیخ مشعل الاحمد الجابر الصباح نے متعلقہ حکام کو اس واقعہ کے پیش نظر ایسے اقدامات کرنے کا حکم دیا ہے کہ اس طرح کا سانحہ دوبارہ رونما نہ ہو۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس واقعہ کے ذمہ داروں کی نشاندہی کرکے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ سوشل میڈیا پر ایک تعزیتی پیغام میں مسٹر مودی نے کہا کہ "کویت سٹی میں آتشزدگی کا واقعہ افسوسناک ہے۔ میں ان لوگوں سے تعزیت کرتا ہوں جنہوں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا ہے۔ میں زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہوں۔ کویت میں ہندوستانی سفارت خانہ صورتحال کی مسلسل نگرانی کر رہا ہے اور متاثرہ لوگوں کو مدد فراہم کرنے کے لیے مقامی حکام کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔" وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس۔ جے شنکر نے مرنے والوں کے اہل خانہ کے تئیں گہری تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ ڈاکٹر جے شنکر نے سوشل میڈیا ایکس پر پوسٹ کیا کہ "کویت سٹی میں آتشزدگی کے واقعہ کی خبر سے گہرا صدمہ ہوا۔ بتایا جا رہا ہے کہ آتشزدگی میں اب تک 49 لوگوں کی موت ہوگئی ہے اور 40 سے زیادہ کو ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ہمارے سفیر امدادی کیمپ گئے ہیں اور ہم مزید معلومات کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہمارا سفارت خانہ اس سلسلے میں تمام متعلقہ افراد کو مکمل مدد فراہم کرے گا۔ کویت حکومت کے مطابق مقامی حکام کو کثیر المنزلہ عمارت میں صبح 6 بجے آگ لگنے کی اطلاع دی گئی اور آگ لگنے کی وجہ کی تحقیقات جاری ہیں۔ شنہوا نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق اس عمارت میں اسی کمپنی کے تقریباً 160 ملازمین رہتے تھے اور آگ عمارت کے ایک کچن سے شروع ہوئی اور تیزی سے پوری عمارت میں پھیل گئی۔ کویت کے سیکیورٹی آفیسر میجر جنرل عید راشد حماد نے آگ لگنے کی تصدیق کی ہے۔ کویتی وزارت صحت نے کہا کہ آگ سے زخمی ہونے والے متعدد افراد کو اسپتال میں داخل کرایا گیا جن میں سے چار علاج کے دوران دم توڑ گئے۔ کویت میں ہندوستانی سفیر العدن نے زخمیوں کا علاج کرنے والے اسپتال کا دورہ کیا جہاں اس وقت 30 سے زائد ہندوستانی کارکن زیر علاج ہیں۔ ہسپتال حکام کا کہنا ہے کہ تمام زخمیوں کی حالت مستحکم ہے۔ اس ہولناک سانحے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کویت میں ہندوستانی سفارت خانے نے آگ سے متاثرہ ہندوستانی کارکنوں کے لیے ہنگامی ہیلپ لائن نمبر فراہم کیا ہے۔ کسی بھی قسم کی معلومات اور مدد کے لیے نمبر +965-65505246 دستیاب کرایا گیا ہے۔ سفارتخانے نے واقعے سے متاثرہ افراد کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ کویت کی وزارت صحت نے سوشل میڈیا پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ المنغاف عمارت میں آگ واقعی ایک تباہی ہے اور ایسا واقعہ کمپنی کے مالکان اور عمارت کے مالکان کی لالچ کا نتیجہ ہے۔

آر ایس ایس کی بی جے پی پر شدید تنقید

'لیڈر سیلفیاں لیتے رہے اور پارٹی الیکشن ہار گئی'!

نئی دہلی: 12/ جون (ایجنسیز) راشٹریہ سویم سنگھ (آر ایس ایس) کے ترجمان 'آرگنائزر' نے لوک سبھا انتخابات میں اپنے بل بوتے پر اکثریت حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہونے پر بی جے پی پر تنقید کی ہے۔ سنگھ نے لکھا ہے کہ ایسے نتائج بی جے پی لیڈروں اور کارکنوں کی زیادہ خود اعتمادی کی وجہ سے آئے ہیں۔ آرگنائزر میں شائع مضمون میں رتن شاردا نے کہا ہے کہ عوام اور عام لوگوں کی آواز سننے کے بجائے بی جے پی کارکن وزیر اعظم نریندر مودی کی مدح سرائی کی چمک سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ مضمون کے آغاز میں سنگھ نے لکھا ہے کہ بھلے ہی مرکز میں تیسری بار مودی حکومت بنی ہے لیکن اس بار بی جے پی اپنے بل بوتے پر مکمل اکثریت کے ساتھ حکومت بنانے میں ناکام رہی ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ اتر پردیش سمیت کئی ریاستوں میں پارٹی کی کارکردگی انتہائی خراب اور مایوس کن رہی۔ سنگھ نے کہا کہ انتخابی نتائج بی جے پی کے لیے زمینی حقیقت کو سمجھنے اور غور و خوض کرنے کا اشارہ ہیں۔ آر ایس ایس نے کہا ہے کہ بی جے پی لیڈر انتخابی حمایت کے لیے سوم سیوکوں※ تک پہنچے ہی نہیں۔ یاد رہے کہ سنگھ اپنے کارکنوں کو سوم سیوک کہتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ بی جے پی نے ان کارکنوں پر کوئی توجہ نہیں دی جو نچلی سطح پر کام کر رہے تھے۔ سنگھ نے انتہائی تنقیدی انداز میں کہا کہ بی جے پی نے ان کارکنوں پر اعتماد کا اظہار کیا جو سیلفیوں※ کی مدد سے مہم چلا رہے تھے۔ سنگھ کے رکن رتن شاردا مضمون میں مزید لکھتے ہیں کہ انتخابی نتائج بی جے پی کو آئینہ دکھانے والے ہیں۔ سنگھ نے مہاراشٹر کو لے کر سخت تبصرہ کیا ہے۔ رتن شاردا نے مضمون میں لکھا ہے کہ بی جے پی مہاراشٹر کی سیاست میں بہت زیادہ سرگرم ہوگئی اور وہاں غیر ضروری سیاست کی گئی۔ اجیت پوار دھڑے کی این سی پی کے مہاراشٹر میں بی جے پی کے ساتھ ہاتھ ملانے کی وجہ سے بی جے پی کارکنوں میں غصہ ہے، جسے پارٹی نے تسلیم نہیں کیا۔ رتن شاردا کا کہنا ہے کہ این سی پی کے ساتھ آنے کی وجہ سے مہاراشٹر میں بی جے پی کی برانڈ ویلیو میں نمایاں کمی آئی ہے۔ رتن شاردا نے اگرچہ کسی لیڈر کا نام نہیں لیا لیکن لکھا کہ ایسے کئی سابق کانگریسی لیڈروں کو بی جے پی میں شامل کر لیا گیا، جنہوں نے بھگوا دہشت گردی کا نعرہ لگایا تھا۔ شاردا لکھتے ہیں کہ بی جے پی میں ایسے کئی لیڈر شامل تھے جنہوں نے 26-11 کے ممبئی حملوں کو آر ایس ایس کی سازش قرار دیا تھا۔ خیال رہے کہ مہاراشٹر کے حالیہ انتخابات میں بی جے پی کی کارکردگی سب سے خراب رہی ہے۔ 2019 میں بی جے پی نے 48 میں سے 23 سیٹیں جیتی تھیں لیکن اس بار وہ صرف 9 سیٹیں جیت سکی۔ اس کے علاوہ شندے دھڑے کی شیوسینا 7 اور اجیت پوار کی این سی پی صرف ایک سیٹ ہی جیت پائی۔ سنگھ نے مضمون میں نشاندہی کی گئی ہے کہ بی جے پی ووٹروں تک صحیح طریقے سے پہنچنے میں ناکام رہی ہے۔ رتن شاردا مضمون میں مزید لکھتے ہیں کہ پارٹی کے ایجنڈے کی وضاحت کرنا، پارٹی لٹریچر اور ووٹر کارڈ تقسیم کرنا پارٹی کی ذمہ داری ہے۔ رتن شاردا لکھتے ہیں کہ بی جے پی کارکنان اور پارٹی کے بہت سے لیڈر ٹھیک سے نہیں سمجھ سکے کہ '400 پار' کا نعرہ دے کر مودی نے کارکنوں اور لیڈروں کے لیے ایک ہدف مقرر کیا تھا اور اپوزیشن کو بڑا چیلنج دیا تھا۔ لیکن اہداف محنت سے حاصل ہوتے ہیں نہ کہ سیلفی لینے اور سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے۔ انہوں نے لکھا کہ ان انتخابی نتائج سے اور بھی بہت سے سبق ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ رتن شاردا نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ سنگھ بی جے پی کے لیے کام نہیں کرتا، یہ بی جے پی کے لیے فیلڈ فورس نہیں ہے۔ بی جے پی دنیا کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے اور اس کے اپنے کارکنوں کی فوج ہے۔ ایسے میں پارٹی کے ایجنڈے کو عوام تک پہنچانا اور ووٹروں کی مدد کرنا ان کا کام ہے۔ شاردا نے یاد دلایا کہ 1973 سے 1977 کے عرصے کے علاوہ آر ایس ایس نے کبھی بھی براہ راست مداخلت نہیں کی اور نہ ہی کسی سیاست میں حصہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ 2014 میں سنگھ نے 100 فیصد ووٹنگ کا مطالبہ کیا تھا، یہی وجہ ہے کہ اس دوران بڑی تعداد میں ووٹروں نے ووٹ ڈالے تھے اور اقتدار کی تبدیلی ہوئی تھی۔ اس بار بھی سنگھ نے محلوں، سوسائٹیوں اور دفاتر کی سطح پر چھوٹی چھوٹی میٹنگیں کیں اور لوگوں کو ووٹ ڈالنے کی ترغیب دی۔ اس کے علاوہ، سنگھ نے قوم کی تعمیر میں حصہ لینے کے لیے بھی لوگوں کو بیدار کیا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ایسی 1,20,000 میٹنگیں صرف دہلی میں ہوئیں۔ رتن شاردا نے لکھا ہے کہ اس کے علاوہ سوم سیوکوں نے انتخابی کاموں میں بی جے پی کارکنوں کی مدد بھی کی جس میں مقامی لیڈروں تک پہنچنا بھی شامل تھا۔ لیکن یہ کام بڑے پیمانے پر نہیں ہوا۔ انہوں نے لکھا ہے کہ بی جے پی کارکن آئے گا تو مودی ہی' اور 'اب کی بار 400 پار' کے نعروں میں الجھے رہے۔ پرانے اور سرشار کارکنوں کو نظر انداز کیا گیا اور جب خود بی جے پی کارکن ہی سنگھ کے سوم سیوکوں کے پاس نہیں جا رہے تھے تو پھر سوم سیوک بھی ان کے پاس کیوں جاتے؟ مضمون میں امیدواروں کے انتخاب کے حوالے سے بھی سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ رتن شاردا لکھتے ہیں کہ یہ مفروضہ کہ مودی اکیلے تمام 543 سیٹوں پر الیکشن لڑ رہے ہیں، انتخابی شکست کی بنیاد بن گئی۔ بی جے پی نے پارٹی میں پرانے اور جیتنے والے امیدواروں کے بجائے نئے لوگوں کو ٹکٹ دیا جس سے کافی نقصان ہوا۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً 25 فیصد امیدوار ایسے تھے جنہوں نے دوسری پارٹیاں چھوڑ دی تھیں۔ ہماچل میں بغاوت کا سامنا کرنے والی بی جے پی کے لیے اس طرح کا موقف اپنانا حیران کن تھا۔ سنگھ نے لکھا ہے کہ جب لیڈر عوام کی پہنچ سے باہر تھے، کارکنوں کو ان سے ملنے کا وقت نہیں مل رہا تھا اور وہ صرف فیس بک اور ٹوئٹر پر انگلیاں چلا رہے تھے، پھر وہ الیکشن کیسے جیت سکتے تھے۔

کشمیر انکاؤنٹر، 2 دہشت گرد اور ایک سی آر پی ایف جوان ہلاک

جموں: جموں و کشمیر کے ضلع کٹھوا کے ایک سرحدی موضع میں چھپا بیٹھا دہشت گرد زائد از 15 گھنٹوں کے آپریشن میں چہارشنبہ کے دن سکیورٹی فورسس کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس کا ساتھی بھی ہلاک ہوا۔ ایک سی آر پی ایف جوان کی جان گئی۔ عہدیداروں نے یہ بات بتائی۔ 2 سینئر عہدیدار محفوظ رہے جبکہ ان کی گاڑیوں کو گولیاں لگیں۔ موضع سعیدہ سکھل میں 2 دہشت گرد دکھائی دینے کے بعد منگل کی رات آپریشن شروع ہوا تھا۔ ضلع دوڈہ میں راشٹریہ رائفلس کے 5 جوان اور ایک اسپیشل پولیس آفیسر (ایس پی او) اس وقت زخمی ہوئے جب دہشت گردوں نے منگل کی رات دیر گئے بھدرواہ۔ پٹھان کوٹ سڑک پر مشترکہ چوکی پر حملہ کر دیا۔ یہ 2 واقعات ریاسی میں کٹرا شیو کھدری مندر جانے والے یاتریوں کی بس پر دہشت گرد حملہ کے چند دن بعد پیش آئے۔ بس کھائی میں گر پڑی تھی اور 9 یاتری ہلاک اور 41 دیگر زخمی ہوئے تھے۔ یہ واقعہ اتوار کی شام پیش آیا تھا۔ پولیس نے دہشت گردوں کی جانکاری دینے پر 20 لاکھ روپے انعام دینے کا کیا ہے۔ اس نے ایک دہشت گرد کا خاکہ بھی جاری کیا۔

بی جے پی کا 400 پار نعرہ کال بیک فائر ہوا اور منفی بیانیہ ثابت ہوا: ایکناتھ شنڈے

ممبئی: 12/ جون (ایجنسیز) حالیہ لوک سبھا انتخابات میں بی جے پی کا نعرہ "400 پار" تھا اور اس کا مقصد 400 سے زیادہ لوک سبھا نشستوں کو جیتنا تھا، لیکن بعض علاقوں میں، ایک منفی بیانیہ ترتیب دیا گیا کہ آئین کو تبدیل کیا جائے گا، اور "400 پار" کا ہدف اس سے جوڑا گیا، جو کہ نتائج پر اثر انداز ہوا۔ مہاراشٹر کے چیف منسٹر اور شیوسینا کے سربراہ ایکناتھ شنڈے نے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ " لوگوں نے اسے ذہن میں رکھا اور اس کا الٹا فائر ہوا۔ بی جے پی کی گاڑی 300 کو بھی پار نہیں کر سکی۔ کئی ریاستوں میں انہیں بڑا جھٹکا لگا۔ مہاراشٹر میں بھی مہایوتی کو وہ کامیابی نہیں ملی جس کی اسے امید تھی"، وزیر اعظم مودی کی تعریف کرتے ہوئے شنڈے نے کہا کہ انہوں نے گزشتہ 10 سالوں سے چھٹی کے بغیر کام کیا ہے۔ جو بیانیہ ترتیب دیا گیا تھا اس نے ہمیں کچھ جگہوں پر نقصان پہنچایا۔ مہاراشٹر میں بھی ہمارا نقصان ہوا۔ آئین بدلے گا، تحفظات جائیں گے...... یہ باتیں تھیں...... اس قسم کا کچھ نہیں ہونا تھا۔ لیکن '400 پار' نمبر نے تمام مسائل پیدا کر دیے"، "فصلوں کی امدادی قیمتوں کے معاملے پر شنڈے نے کہا کہ ہندوستان ایک زرعی ملک ہے اور کسان خوراک فراہم کرنے والا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسان ناخوش ہے تو کوئی خوش نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وہ جلد ہی مرکزی وزیر زراعت سے ملاقات کریں گے اور پیاز، کپاس اور سویابین کے لیے کم از کم امدادی قیمتوں کا مطالبہ کریں گے۔

ممبئی نارتھ ویسٹ سے شیوسینا (یو بی ٹی) امیدوار نے دوبارہ ووٹوں کی گنتی کا کیا مطالبہ، عدالت جانے کا اعلان

ممبئی: 12/ جون (ایجنسیز) ممبئی نارتھ ویسٹ لوک سبھا سیٹ سے 48 ووٹوں سے ہارنے والے شیوسینا- یو بی ٹی کے امیدوار امول گجانن کرتیکر نے انتخابی نتائج کو عدالت میں چیلنج کرنے کا اعلان کرتے ہوئے الیکشن کمیشن سے ووٹوں کی دوبارہ گنتی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے ووٹوں کی گنتی اور ایجنٹ کی گنتی میں فرق کو اپنے مطالبے کی بنیاد بنایا ہے۔ امول کرتیکر کا مقابلہ شیوسینا (شندے) کے امیدوار رویندر وائیکر سے تھا۔ امول کرتیکر ای وی ایم ووٹوں کی گنتی میں 1 ووٹ سے آگے تھے لیکن پوسٹل بیلٹ ووٹوں کی گنتی شروع ہونے کے بعد وہ پیچھے ہو گئے اور شندے گروپ والے شیوسینا کے امیدوار رویندر وائیکر سے 48 ووٹوں سے ہار گئے۔ اب امول کرتیکر نے ای میل اور رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے ممبئی کے نارتھ ویسٹ حلقہ پارلیمنٹ سے الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ذریعہ اعلان کردہ انتخابی نتائج کو عدالت میں چیلنج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے ووٹوں کی دوبارہ گنتی کا مطالبہ کیا ہے۔ امول کرتیکر کا کہنا ہے کہ ان کے ایجنٹوں کی ٹیم نے 650 سے زیادہ کی برتری کی اطلاع دی اور بعد میں کہا کہ ای وی ایم ووٹ میں ایک ووٹ کا فرق ہے۔ امول کرتیکر کا کہنا ہے کہ چونکہ ای وی ایم میں جیت اور ہار میں فرق ایک ووٹ کا ہے، اس لیے ووٹوں کی دوبارہ گنتی ہونی چاہیے۔ امول کرتیکر کے مطابق رویندر وائیکر کو 4,52,644 ووٹ ملے ہیں اور انہیں 4,52,596 ووٹ ملے ہیں۔ دونوں امیدوار ای وی ایم کے ووٹوں میں پہلے اور دوسرے نمبر پر تھے، اس لیے ای وی ایم میں چھیڑ چھاڑ کے امکان کو خارج نہیں کیا جا سکتا۔ کرتیکر نے الیکشن کے نتائج کو عدالت میں چیلنج کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کرتیکر نے گنتی کے دن ہی یعنی 4 جون کو کئی معاملات میں شکایات درج کرائی تھیں اور انہی بنیادوں پر انہوں نے عدالت میں عرضداشت داخل کرنے کا اعلان کیا ہے۔

رکن پارلیمنٹ بنانے پر عوام کا شکریہ ادا کرنے راہل پہنچے وائناڈ

وائناڈ: 12/ جون (ایجنسیز) راہل گاندھی نے بدھ کے روز کیرالہ کا دورہ کیا جہاں مختلف مقامات پر لوگوں سے ملاقات کی اور تقاریب سے بھی خطاب کیا۔ دراصل راہل گاندھی وائناڈ کی عوام کا شکریہ ادا کرنے کیرالہ پہنچے تھے کیونکہ اس پارلیمانی حلقہ سے سابق کانگریس صدر کثیر ووٹوں سے فتحیاب ہوئے ہیں۔ انھوں نے صبح ملپورم میں روڈ شو کیا، پھر وائناڈ میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کیا، اور آخر میں منتور کی عوام سے ملاقات کرتے نظر آئے۔ وائناڈ میں تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے نہ صرف عوام کا ان کی محبتوں کے لیے شکریہ ادا کیا، بلکہ بی جے پی کے نظریات اور مودی حکومت کی نفرت پر مبنی سیاست کو تنقید کا نشانہ بھی بنایا۔ انھوں نے کہا کہ نریندر مودی نے گزشتہ دس سالوں میں ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ سے لڑانے کا کام کیا ہے۔ انتخابات میں مودی جی آئین کو ختم کرنے کی بات کر رہے تھے، لیکن ملک کی عوام نے ان کو جواب دے دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ مودی صرف اڈانی- امبانی کے لیے کام کرتے ہیں، وہ غریبوں کے لیے کام نہیں کرتے، اور عوام نے لوک سبھا انتخاب میں اچھا سبق سکھایا ہے۔

15 لاکھ عازمین حج کی مکہ مکرمہ آمد

مکہ: 12/ جون (ایجنسیز) عازمین حج کے قافلے سعودی عرب کے مقدس شہر مکہ مکرمہ پہنچ رہے ہیں۔ سعودی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ منگل تک 15 لاکھ سے زائد عازمین کی آمد ہو چکی ہے۔ دنیا بھر سے زیادہ تر عازمین ذریعہ طیارہ ارض مقدس پہنچے ہیں۔ مزید کی آمد متوقع ہے۔ لاکھوں سعودی اور سعودی عرب میں مقیم غیر ملکی بھی ان میں شامل ہو جائیں گے۔ مناسک حج کا آغاز جمعہ سے ہوگا۔ سعودی عہدیداروں کا کہنا ہے کہ انہیں توقع ہے کہ جاریہ سال عازمین کی تعداد سال 2023 سے بڑھ جائے گی۔ 2023 میں 18 لاکھ سے زائد عازمین نے حج کیا تھا۔ 2019 میں یہ تعداد 24 لاکھ سے زائد تھی۔ جاریہ سال 4200 فلسطینی عازمین' مقبوضہ مغربی کنارہ سے مکہ مکرمہ پہنچے ہیں۔ غزہ پٹی کے فلسطینی' اسرائیل اور حماس کی 8 ماہ سے جاری جنگ کے باعث حج کے لئے نہیں آسکے۔

حزب اللہ نے اسرائیل پر 160 مزائل فائر کئے

بیروت: لبنان کی حزب اللہ نے اپنے ایک اعلیٰ کمانڈر کی ہلاکت کا بدلہ لینے چہارشنبہ کے دن شمالی اسرائیل پر کئی راکٹ برسائے جس کے ساتھ ہی علاقائی کشیدگی بڑھ گئی۔ غزہ میں جنگ بندی کا بین الاقوامی تائید یافتہ منصوبہ بیچ میں لٹکا ہوا ہے۔ انتقامی حملہ ایسے وقت ہوا جب امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن جنگ بندی کی تجویز پر زور دینے خطہ میں آئے ہوئے تھے۔ جنگ بندی تجویز کو اسرائیل یا حماس نے پوری طرح قبول نہیں کیا ہے۔ حماس نے منگل کے دن دیر گئے گزارش کی کہ معاملت میں ترامیم کی جائیں۔ حماس کی ایران نواز حلیف حزب اللہ نے اسرائیل۔ حماس 8 ماہ سے جاری جنگ کے دوران تقریباً روزانہ اسرائیل کو نشانہ بنایا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ غزہ میں صلح صفائی ہونے کی صورت میں ہی یہ حملے رکیں گے۔ شمالی اسرائیل میں فضائی حملہ کے سائرن بج اٹھے۔ فوج کا کہنا ہے کہ جنوبی لبنان سے تقریباً 160 مزائل فائر کئے گئے۔ یہ لڑائی شروع ہونے کے بعد سے سب سے بڑا حملہ ہے۔ کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی فوری کوئی خبر نہیں کیونکہ بعض مزائلوں کو درمیان میں روک کر ناکارہ کر دیا گیا جبکہ دیگر مزائل جنگلوں میں گرے جس سے درختوں کو آگ لگ گئی۔ حزب اللہ کا کہنا ہے کہ اس نے 55 سالہ طالب سمیع عبداللہ کی ہلاکت کا بدلہ لینے اسرائیل کے 2 فوجی اڈوں پر مزائل اور راکٹ برسائے۔ طالب سمیع عبداللہ' حزب اللہ کے اندر حاجی ابوطالب کے نام سے جانے جاتے تھے۔ وہ 8 ماہ قبل شروع ہونے والی لڑائی کے دوران ہلاک ہونے والے سینئر ترین کمانڈر ہیں۔ اسرائیل نے منگل کو دیر گئے سرحد سے تقریباً 10 کیلومیٹر دور ایک مکان کو نشانہ بنایا جہاں طالب سمیع عبداللہ اور دیگر 3 عہدیداروں کی ملاقات جاری تھی۔ لبنان پر اسرائیل کے فضائی حملوں میں 400 سے زائد جانیں جا چکی ہیں۔ مرنے والوں میں بیشتر حزب اللہ کے ارکان تھے۔ اسرائیل کے 15 فوجی اور 10 شہری مارے گئے۔ ایران نواز دیگر گروپس بشمول عراق اور شام کی ملیشیا اور یمن کے حوثی باغیوں نے بھی جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسرائیل' امریکہ اور دیگر اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔ امریکی جو بائیڈن انتظامیہ کا کہنا ہے کہ خطہ میں کشیدگی دور کرنے کا بہترین راستہ یہ ہے کہ حماس مرحلہ وار جنگ بندی کی تجویز قبول کرلے۔ جو بائیڈن نے کہا کہ یہ تجویز اسرائیل کی ہے لیکن وزیر اعظم بن یامن نتن یاہو متضاد اشارے دے رہے ہیں۔

130 سالہ معمر خاتون حج کیلئے سعودی عرب پہنچ گئیں

مکہ مکرمہ: 12/ جون (ایجنسیز) الجزائر سے تعلق رکھنے والی 130 سالہ معمر خاتون حج کیلئے سعودی عرب پہنچ گئیں، سعودی حکام نے ایئرپورٹ پر استقبال کیا۔ کہتے ہیں حج پر وہی جاتا ہے جس کا بلاوا آتا ہے، ایسا ہی کچھ دیکھنے میں اس وقت آیا جب حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے الجزائر کی 130 سالہ خاتون نے سعودی سرزمین پر قدم رکھا جہاں سعودی حکام نے ان کا استقبال کیا۔ جدہ ائیر پورٹ پر سعودی حکام 130 سالہ خاتون کی آمد پر بنفس نفیس موجود تھے، اس موقع پر سرہدہ سیتی نامی خاتون نے سعودی قیادت اور سعودی عوام کے لیے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا۔ سرہدہ سیتی نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے حج کی سعادت کے لیے انھیں منتخب کیا اور اپنے گھر آنے کی توفیق دی۔ خیال رہے کہ سعودی عرب میں دنیا بھر سے عازمین حج کی آمد کا سلسلہ جاری ہے، حکومت کی جانب سے عازمین حج کی سہولت کے پیش نظر بہترین انتظامات کئے گئے ہیں۔ سعودی خبر رساں ادارے سبق نیوز کے مطابق سعودی وزارت اسلامی امور نے خادم حرمین شریفین کے پروگرام کے تحت حج کے لیے آنے والے 9 ممالک کے مزید 145 شاہی مہمانوں کو خوش آمدید کہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق اب تک 75 ملکوں کے ایک ہزار 75 شاہی مہمان مکہ مکرمہ پہنچ چکے ہیں۔ شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی خصوصی دعوت پر دنیا بھر کے 88 ممالک کے 3 ہزار 322 عازمین فریضہ حج ادا کریں گے۔ خصوصی دعوت پر پہنچنے والوں میں دو ہزار عازمین فلسطین میں شہید ہونے اور زخمی ہونے والوں کے لواحقین میں سے ہوں گے جبکہ 22 عازمین سعودی عرب میں علیحدہ ہونے والے سیامی بچوں کے والدین ہوں گے۔

غیر ہندوؤں کو مکانات فروخت نہ کریں
جئے پور کے شیواجی نگر میں پوسٹرس

جے پور: 12/ جون (ایجنسیز) جے پور کے ایک محلہ میں چہارشنبہ کے دن پوسٹرس دکھائی دیئے جن میں کہا گیا کہ "غیر ہندوؤں" کو مکانات فروخت نہ کئے جائیں۔ بھٹا بستی علاقہ کے شیواجی نگر میں پوسٹرس میں لکھا گیا ہے کہ "ہندوؤں سے اپیل، نقل مقامی روکیں۔ بعض مقامی لوگوں نے اپنی مرضی سے پوسٹرس چسپاں کئے ہیں اور محلہ کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ نان ہندوؤں کو اپنے مکانات فروخت نہ کریں۔ ربط پیدا کرنے پر بھٹا بستی پولیس اسٹیشن علاقہ کے اسٹیشن ہاؤز آفیسر (ایس ایچ او) کیلاش نے توثیق کی کہ ہاں ایسے پوسٹرس لگے ہیں۔ اس نے کہا کہ لوگوں نے اپنے گھروں کی دیواروں پر اپنی مرضی سے پوسٹرس لگائے ہیں اور کسی نے بھی ابھی تک کوئی شکایت نہیں کی ہے۔ "سرو ہندو سماج" کے نام سے لگائے گئے پوسٹرس میں لکھا گیا کہ "سناتنیوں سے اپیل' پلائن کو روکیں۔ سبھی سناتن بھائیوں سے نویدن ہے کہ اپنا مکان غیر ہندوؤں کو نہ بیچیں"۔ مقامی لوگوں کا الزام ہے کہ علاقہ میں مکانات خریدنے والے بعض لوگ دوسروں کے لئے مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ ایک مقامی شخص نے ٹی وی چیانل سے کہا کہ اس صورتِ حال کی وجہ سے ہم نے اپنے مکانوں کے باہر پوسٹرس لگا کر لوگوں سے یہ اپیل کرنے کا فیصلہ کیا کہ وہ اپنے مکانات غیر ہندوؤں کو فروخت نہ کریں۔ پراپرٹی بروکرس اکثر ہمارے پاس آ کر پوچھتے رہتے ہیں کہ آیا ہم اپنا مکان بیچنا چاہتے ہیں۔ کئی مکانات باہر والوں کو بیچ دیئے گئے اور ہمارے محلہ کا ماحول خراب ہوگیا۔ ایس ایچ او نے کہا کہ پولیس کو تا حال کوئی شکایت نہیں ملی ہے۔ اس نے کہا کہ جائیداد کی خرید و فروخت انفرادی معاملہ ہے۔ تنازعہ کا کوئی بھی معاملہ سامنے نہیں آیا۔

اٹھارویں لوک سبھا کا 24 جون تا 3 جولائی پہلا اجلاس

نئی دہلی: اٹھارویں لوک سبھا کا پہلا اجلاس 24 جون سے شروع ہوگا اور 3 جولائی تک جاری رہے گا۔ پارلیمانی امور کے مرکزی وزیر کرن رجیجو نے چہارشنبہ کو یہ اطلاع دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس اجلاس میں نومنتخب اراکین کی حلف برداری، اسپیکر کا انتخاب، صدر کا خطاب اور اس پر بحث ہوگی۔ انہوں نے بتایا کہ راجیہ سبھا کا 264 واں اجلاس 27 جون سے بلایا گیا ہے۔ راجیہ سبھا کا اجلاس 3 جولائی کو ختم ہوگا۔

لیفٹیننٹ جنرل دویدی نئے آرمی چیف

نئی دہلی: لیفٹیننٹ جنرل اوپیندر دویدی ملک کے 30ویں آرمی چیف ہوں گے۔ حکومت نے منگل کو ان کی تقرری کا اعلان کیا۔ لیفٹیننٹ جنرل دویدی اس وقت ڈپٹی آرمی چیف ہیں اور آرمی چیف جنرل منوج پانڈے کی جگہ لیں گے۔ جنرل پانڈے نے لیفٹیننٹ جنرل دویدی کو مبارکباد دی ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل دویدی 30 جون کو جنرل پانڈے سے نئے آرمی چیف کا عہدہ سنبھالیں گے۔

مودی کا 21 جون کو دورۂ کشمیر

سرینگر: وزیر اعظم نریندر مودی 21 جون کو 'عالمی یوگا دیوٗ' کے موقع پر کشمیر کا دورہ کرنے والے ہیں۔ وزیر اعظم کی جھیل ڈل کے کناروں پر واقع شیر کشمیر انٹرنیشنل کانفرنس سنٹر میں منعقد ہونے والے یوگا ایونٹ میں شرکت متوقع ہے۔ وزیر اعظم سرینگر سے یوگا دیوس کی قیادت کریں گے۔

آدھار کارڈ کو راشن کارڈ سے مربوط کرنے کی تاریخ میں توسیع

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے عوامی نظام ترسیل کے تحت راشن حاصل کرنے والے استفادہ کنندگان کیلئے راشن کارڈ کو آدھار کارڈ سے مربوط کرنے کی آخری تاریخ میں 3 ماہ کی توسیع کی گئی ہے۔ سنٹرل فوڈ اینڈ پبلک ڈسٹری بیوشن ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق صارفین اب 30 ستمبر 2024 تک راشن کارڈ کو آدھار سے لنک کروا سکتے ہیں۔ سابق میں اس عمل کی آخری تاریخ 30 جون مقرر کی گئی تھی۔ حکومت کی جانب سے فروری 2017 میں پی ڈی ایس کے تحت استفادہ کنندگان کیلئے راشن کو آدھار کارڈ سے مربوط کرنے کو لازمی قرار دیا گیا تھا تاہم ابھی تک اس کی آخری تاریخ میں کئی مرتبہ توسیع کی گئی ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

انڈیا الیکشن: کیا اتحادی حکومت 'دبنگ' مودی کے سیاسی مزاج میں تبدیلی لا پائے گی؟

سوتک بسواس

انڈیا میں مخلوط حکومت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلائے جانے والے ملک میں پہلے بھی ایسا ہوا ہے کہ کبھی چھ اور کبھی ایک درجن سیاسی جماعتوں نے مل کر حکومت تشکیل دی۔ سنہ 1989 سے 2004 تک ہونے والے چھ عام انتخابات میں کسی ایک جماعت کو اکثریت حاصل نہیں ہو سکی۔ ان میں سے کچھ اتحاد خاص طور پر افراتفری کا شکار رہے۔ سنہ 1989 اور 1999 کے درمیان مخلوط حکومتیں بنیں لیکن جلد ہی ٹوٹ بھی گئیں۔ لیکن انڈیا کی کچھ اہم ترین معاشی اصلاحات اور بلند ترین شرح نمو کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) دونوں کی قیادت میں قائم ہونے والی مخلوط حکومتوں کے دوران دیکھنے میں آئی۔ سنہ 2014 کے بعد انڈیا میں پہلی مرتبہ ایسا ہونے جا رہا ہے کہ ملک میں ایسی مخلوط حکومت بنی ہے جس میں کسی بھی ایک سیاسی جماعت کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہے۔ بی جے پی کے رہنما نریندر مودی تیسری مدت کے لیے وزیرِ اعظم بن کر سامنے آ چکے ہیں۔ ان کی اکثریت اپوزیشن کی جماعتوں کے دوبارہ ابھر کر آنے سے کم ہو گئی ہے اور اب وہ پارلیمانی اکثریت کے لیے بنیادی طور پر اپنے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) میں دو اتحادیوں پر منحصر ہیں۔ لیکن کیا مودی جنھوں نے ریاست گجرات کے وزیر اعلیٰ اور انڈیا کے وزیر اعظم کی حیثیت سے ہمیشہ اکثریت کے ساتھ حکومت بنائی اور ایک دہائی تک سیاست میں غالب رہے کیا اب اتحادی حکومت چلا سکیں گے؟ کیا وہ اپنے جابرانہ انداز کو چھوڑ کر مختلف علاقائی اتحادیوں کو ساتھ لے کر چل سکتے ہیں؟ اور کیا وہ اپنی پارٹی اور ایک دوستانہ میڈیا کی جانب سے ان کی شخصیت کو دیے گئے بڑھاوے کو ایک جانب رکھتے ہوئے شائستہ انداز اور ساکھ اپنا سکیں گے؟ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ مودی کے لیے اتحادی حکومت چلانا آسان نہیں ہوگا۔ مودی جن دو اتحادیوں پر سب سے زیادہ انحصار کرتے ہیں وہ دو علاقائی جماعتیں جنتا دل یونائیٹڈ اور تلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) ہیں۔ دونوں کے پاس مجموعی طور پر 28 نشستیں ہیں۔ ان دونوں کی قیادت بالترتیب تجربہ کار، ذہین رہنما نتیش کمار اور این چندرا بابو نائیڈو کر رہے ہیں۔ جو پہلے بی جے پی کی زیرِ قیادت وفاقی مخلوط حکومتوں میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ تاہم انھوں نے حکمراں پارٹی کے ساتھ اختلافات خصوصاً مودی کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ سنہ 2019 میں آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ کے طور پر خدمات انجام دیتے ہوئے نائیڈو نے اپنے سیاسی حریف نریندر مودی کو 'دہشت گرد' قرار دیا تھا۔ سیاست میں عجیب و غریب اتحاد بنتے ہیں اور انڈیا کے لیے بھی یہ کوئی اجنبی یا نئی صورتحال نہیں ہے۔ صرف دو یا تین اتحادیوں پر منحصر مخلوط حکومتوں کے ناکام ہونے کا خدشہ

زیادہ ہوتا ہے خاص طور پر اگر ایک بھی حمایت واپس لے لیتا ہے۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ مودی کی قیادت میں مخلوط حکومت ایک صحت مند اور مستحکم جمہوریت کے قیام میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے وزیر اعظم کا غلبہ کم ہو سکتا ہے، گورننس کو مرکز سے ہٹایا جا سکتا ہے، چیک اینڈ بیلنس میں اضافہ ہو سکتا ہے، حزب اختلاف کی حوصلہ افزائی ہو سکتی ہے اور بیوروکریسی، عدلیہ اور میڈیا جیسے ادارے زیادہ آزاد ہو سکتے ہیں۔ اٹل بہاری واجپائی نے 1998 سے 2004 تک کامیاب کثیر جماعتی مخلوط حکومت چلائی تھی۔ انھوں نے سرکاری کمپنیوں کی نجکاری کی، غیر ملکی سرمایہ کاری کی سہولت فراہم کی، ایکسپریس وے تعمیر کیے، تجارتی رکاوٹوں کو دور کیا اور یہاں تک کہ آئی ٹی انقلاب کو بھی تقویت دی۔ انھوں نے جوہری تجربات پر دہائیوں سے عائد پابندی ختم کی، پاکستان کے ساتھ کشیدگی کو کم کیا اور امریکہ کے ساتھ قریبی تعلقات استوار کیے۔ ان میں سے زیادہ معاملات واجپائی کی اتفاق رائے کے ساتھ چلنے والے طرز حکومت کی وجہ سے ممکن ہوئے۔ لیکن مودی کا اتحاد ماضی کے اتحاد سے بہت مختلف ہے۔ اگرچہ بی جے پی اکثریتی حکومت کے لیے درکار 272 نشستیں حاصل نہیں کر پائی تاہم اب بھی وہ 240 نشستوں پر کامیاب ہوئی ہے جس کا مطلب ہے کہ وہ ایک بااثر اور غالب اتحادی رہنما ہیں۔ اور ماضی میں کامیاب اقلیتی حکومتیں اس سے بھی کم نشستوں کے ساتھ چلائی گئی ہیں۔ کانگریس 1991 میں 232 نشستوں کے ساتھ ایک کامیاب اقلیتی حکومت چلانے میں کامیاب رہی اور 2004 اور 2009 میں صرف 145 اور 206 نشستوں کے ساتھ حکومتیں بنائی گئیں۔ نریندر مودی ایک جارحانہ اور تشکیل نو والی بی جے پی کی قیادت کر رہے ہیں۔ ان کے قریبی ساتھی امت شاہ نے اعلیٰ قیادت کو ایک نئی تعریف دے دی ہے جو بقول کانگریس لیڈر ششی تھرور 'میرے ساتھ چلو ورنہ اپنی راہ لو' والا طرز حکمرانی قرار دیتے ہیں۔ ماضی میں بی جے پی کی قیادت میں مخلوط حکومتوں نے اتحادیوں کے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے پارٹی کے اہم نظریات کو پس پشت ڈال دیا

تھا۔ پارٹی کا زیادہ تر ایجنڈا کشمیر کی خودمختاری کو ختم کرنا اور رام مندر کی تعمیر ہے جسے مودی کی قیادت میں پہلے ہی حاصل کر لیا گیا ہے۔ کیا اب ان کے اتحادی ان پر زور دیں گے کہ وہ اپنی تفرقہ انگیز بیان بازی کو کم کریں، خاص طور پر مسلمانوں کے خلاف، جسے انھوں نے انتخابی مہم کے دوران آزادانہ طور پر استعمال کیا تھا؟ مؤثر مخلوط سیاست میں ایک بلاک کے طور پر کام کرنا اور چیک اینڈ بیلنس ہونا لازمی ہے۔ اب اہم سوال یہ ہے کہ اتحادی اور بی جے پی کن بڑے معاملات پر متفق ہو سکتے ہیں۔ نریندر مودی کی پارٹی ایک ساتھ وفاقی اور ریاستی انتخابات کرانے کے متنازع منصوبے پر زور دے رہی ہے، جسے انڈیا نے 1967 میں ترک کر دیا تھا۔ ان کی پارٹی نے یکساں سول کوڈ یا یو سی سی کا بھی وعدہ کیا ہے جو مذہب، جنس اور جنسی رجحان سے قطع نظر تمام شہریوں کے لیے ایک واحد پرسنل لا ہے۔ ماضی میں ملک کے ہندو اکثریت اور اقلیتی مسلمانوں دونوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ پھر 2026 کے بعد پارلیمانی سرحدوں کی ازسرِ نو تشکیل کا حساس مسئلہ ہے۔ دولت مند اور کم آبادی والی جنوبی ریاستوں کو خدشہ ہے کہ مودی پارلیمنٹ میں توسیع کرتے ہوئے غریب اور زیادہ آبادی اور ہندی بول چال والے علاقوں میں نشستیں بڑھائیں گے جو بی جے پی کا روایتی گڑھ ہے۔ نریندر مودی کو اتحادیوں کے علاقائی اور ریاستی مطالبات کو بھی سننا ہوگا اور ان کے رہنماؤں کے عزائم کو پورا کرنا ہوگا۔ ٹی ڈی پی اور جے ڈی یو دونوں نے اپنی ریاستوں کے لیے خصوصی درجے کا مطالبہ کیا ہے جس کا مطلب زیادہ وفاقی فنڈز کا حصول ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اتحادیوں کی نظریں بااثر وزارتوں پر بھی ہیں۔ سرکاری خرچ سے ہونے والی معیشت کی بحالی کے باوجود نریندر مودی کو مزید ملازمتیں کے مواقع پیدا کرنے اور غریب اور متوسط طبقے کے لیے آمدنی بڑھانے کے لیے اقدامات کرنے ہوں گے۔ انڈیا کی معیشت کو زراعت اور اسی شعبے سے وابستہ اصلاحات کی ضرورت ہے۔ مودی کو یہ حاصل کرنے کے لیے اتحادیوں کے ساتھ مشاورتی نقطہ نظر اپنانا پڑے گا۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ ایک ایسا شخص جو سرخیوں میں رہتا ہے اس کے لیے اتفاق رائے کی سیاست کرنا آسان نہیں ہوگا۔ وزیر اعظم کے سوانح نگار نیلنجن مکھوپادھیائے کہتے ہیں 'انھیں اچانک ایک ایسا کردار ادا کرنے کے لیے کہا گیا ہے جو انھوں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں کیا تھا'۔ لیکن کامیاب سیاستدان نئی ایجادات کرنے کے فن میں مہارت رکھتے ہیں۔ کیا انڈیا اب زیادہ عاجز، زیادہ مشورہ کرنے والے اور اتفاقِ رائے سے کام کرنے والے مودی کو دیکھے گا؟ ایک سیاسی تجزیہ کار سندیپ شاستری کہتے ہیں کہ 'ہمیں انتظار کرنا پڑے گا اور دیکھنا ہوگا۔ ہمیں انھیں موجودہ حالات کے تناظر میں دیکھنا ہوگا نہ کہ ماضی کے اتحادوں کے تناظر میں'۔

چمچہ، موسیقی اور نقلی سر: جزیرے پر واقع

امریکی جیل سے 'ناقابل فہم' فرار جو 62 سال بعد بھی ایک معمہ ہے

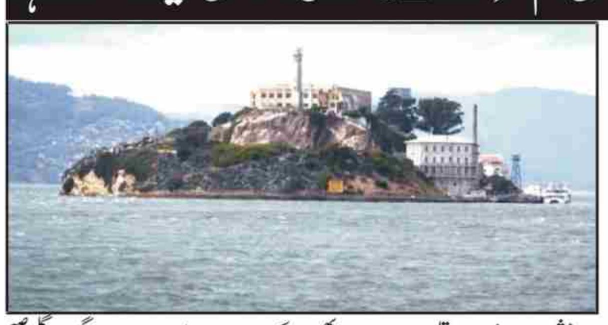

مائلز برک

12 جون 1962 کو تین قیدی امریکہ کی الکیٹراز جیل سے فرار ہوئے اور پھر کبھی نہیں ملے۔ فرینک موریس اور اینگلن برادران نامی ان قیدیوں کی تقدیر ایک معمہ تو ہے ہی لیکن امریکہ کی سب سے محفوظ تصور کی جانے والی جیل سے ان کا دلیرانہ فرار ایک ایسی کہانی ہے جو آج تک لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہے۔ اس فرار کے دو سال بعد بی بی سی نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا تھا۔ بی بی سی پینوراما کے مائیکل چارلٹن نے 'جرم کی دنیا کے سب سے خطرناک سفر' کے دوران 'دی راک' کے نام سے مشہور الکیٹراز کی بدنام زمانہ جیل تک رسائی حاصل کی جہاں امریکہ کے سب سے خطرناک مجرموں کو قید کیا جاتا تھا۔ اس جیل کو ایک ناقابل تسخیر قلعہ مانا جاتا تھا لیکن 12 جون 1962 کی صبح تین قیدیوں نے کچھ ایسا کیا جو اس وقت تک ناممکن تصور کیا جاتا تھا یعنی اس جیل سے فرار۔ یہ جیل سین فرانسسکو کی حفاظت کی غرض سے ایک بحری دفاعی قلعے کے طور پر تعمیر ہوئی تھی۔ امریکی خانہ جنگی کے دوران اس جزیرے کے محل وقوع، یہاں چلنے والی تیز اور سرد ہوا اور چٹیل چٹانوں کی وجہ سے کنفیڈریٹ جنگی قیدیوں کو یہاں قید کیا جانے لگا۔ بیسویں صدی کے اوائل میں اسے بطور عسکری جیل تعمیر کیا گیا۔ 1930 میں جب امریکہ میں جرائم کی لہر پر قابو پانے کی کوشش کی جا رہی تھی تو محکمہ انصاف نے اس جیل کا کنٹرول حاصل کیا اور جلد ہی خطرناک مجرم یہاں پہنچنا شروع ہوئے۔ یہاں قید رہنے والے مشہور قیدیوں میں ال کپون، مکی کوہن اور جارج مشین گن کیلی سمیت 'برڈ مین آف الکیٹراز' کے نام سے مشہور ہونے والا قاتل رابرٹ سٹروڈ بھی شامل ہیں۔ بی بی سی کے چارلٹن کے مطابق یہاں ایسے مجرموں کو قید کیا جاتا جنھیں کسی عام جیل میں نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ بی بی سی کے اس پروگرام سے چار سال قبل فرینک لی موریس اس جزیرے پر پہنچے۔ وہ 11 سال کی عمر میں یتیم ہوئے اور 13 سال کی عمر میں پہلی بار قتل کے الزام میں قصوروار ٹھہرے تھے۔ فرینک موریس نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ مختلف جیلوں میں ہی گزارا تھا۔ ان کو نہایت ذہین اور عادی مجرم سمجھا جاتا تھا جن پر منشیات، ڈکیتی سمیت جیل سے فرار کے پرچے درج تھے۔ لوزیانا جیل سے فرار کے بعد جب فرینک کو گرفتار کیا گیا تو ان کو 'دی راک' بھیج دیا گیا۔ یہاں پہنچتے ہی فرینک نے فرار کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا۔ ان کی جیل کے سیل کے پاس بینک لوٹنے والے جان اور کلیرنس اینگلن سمیت ایلن ویسٹ بھی قید تھے جو 1957 سے جیل میں قید تھے۔ یہ سب ایک دوسرے کو پہلے سے ہی جانتے تھے اور ان کے جیل کے سیل قریب ہونے کے باعث وہ رات کو ایک دوسرے سے بات کر سکتے تھے۔

تفصیلی منصوبہ

موریس نے فرار کے منصوبے کی کمان سنبھالی اور سات ماہ کے وقت میں انھوں نے سیل میں موجود ہوا کی گزرگاہ کے گرد موجود کنکریٹ آہستہ آہستہ نکالا۔ اس کام کے لیے کھانے کے چمچے استعمال کیے گئے اور ویکیوم کلینر کی موٹر سے ایک ڈرل مشین بھی بنائی گئی۔ رفتہ رفتہ وہ ایک ایسے راستے تک سرنگ پہنچانے میں کامیاب ہو گئے جہاں کسی کی نظر نہیں تھی۔ ڈرل کا شور کم کرنے کے لیے موریس ان اوقات میں موسیقی کا ایک آلہ 'اکارڈیئن' بجایا کرتے تھے جب قیدیوں کو موسیقی سنائی جاتی تھی۔ جب اس راہداری تک پہنچنے کے لیے سرنگ اتنی بڑی ہو گئی کہ اس میں سے گزرا جا سکتا تھا تو انھوں نے وہاں ایک خفیہ ورکشاپ قائم کر لی۔ دیوار میں موجود سوراخ کو چھپانے کے لیے انھوں نے جیل کی لائبریری سے میگزین کا سہارا لیا۔ اپنی ورکشاپ میں انھوں نے ربر کی کشتیاں بنائیں اور چوری شدہ بارش کے کوٹوں کی مدد سے لائف جیکٹس بھی تیار کی گئیں۔ پھر انھوں نے ایک آلہ تیار کیا اور اس کی مدد سے ربڑ کی کشتی میں ہوا بھر لی۔ لکڑی کے ٹکڑوں کی مدد سے چپو بھی بنائے گئے۔ لیکن اس دوران انھیں اپنی غیر موجودگی کو محافظوں سے چھپانے کی ضرورت تھی جو اکثر رات میں بھی قیدیوں کی چیکنگ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے کاغذ کی مدد سے صابن، ٹوتھ پیسٹ اور ٹائلٹ پیپر کا استعمال کیا اور اپنے اپنے سر کا ایک مجسمہ بنایا۔ اس مجسمے کو اصلی روپ دینے کے لیے جیل میں حجام کی دکان سے زمین پر پڑے کٹے ہوئے بال چرائے گئے اور ان کی مدد سے سر کے بال تیار کیے گئے۔ سر کے مجسوں کو بستر میں رکھ کر کپڑوں اور تولیے کی مدد سے انسانی جسم کا روپ دے دیا جاتا تا کہ کوئی باہر سے دیکھے تو ایسا لگے جیسے وہ سو رہے ہیں۔ جس دوران یہ قیدی فرار کے لیے استعمال ہونے والا سامان تیار کر رہے تھے، اسی دوران وہ ایک راستہ بھی تلاش کر رہے تھے۔ پلمبنگ کے پائپ کو سیڑھی کے طور پر استعمال کرتے ہوئے انھوں نے تیس فٹ کی بلندی پر موجود ہوا کی ایک گزرگاہ کو کھول لیا تھا۔ آخرکار 11 جون کی رات کو ان کا منصوبہ مکمل اور حرکت میں آنے کو تیار تھا۔ محافظوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے اپنے اپنے بستر میں نقلی سر چھوڑ کر موریس اور اینگلن برادران جیل کے سیل کی دیوار میں موجود سوراخ سے باہر نکلے۔

تاہم ویسٹ طے شدہ وقت پر باہر نہیں نکلا۔ ایسے میں باقی افراد نے اس کے بغیر ہی آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ جیل کی چھت پر پہنچ کر انھوں نے جیل کا احاطہ اور دو خاردار تاروں کی باڑیں پار کرنے کے بعد جزیرے کے شمال مشرقی حصے کا رخ کیا۔ پانی کے کنارے انھوں نے کشتی میں ہوا بھری اور پھر رات کے اندھیرے میں غائب ہو گئے۔ اگلی صبح جب نقلی سر دریافت ہوئے تب جا کر جیل کا الارم بجایا گیا۔ جزیرے پر جیل کے محافظوں کے اہلخانہ بھی رہائش پذیر تھے، جولین بابیاک کے والد جو اس زمانے میں جیل کے قائم مقام وارڈن ہوا کرتے تھے، نے ہی الارم بجایا تھا۔ جولین نے 2013 میں بی بی سی وٹنس ہسٹری کو بتایا تھا کہ 'میری آنکھ کھلی تو سائرن بج رہا تھا اور بہت اونچی ہولناک ڈرا دینے والی آواز تھی۔ میں چونک گئی تھی اور میرا پہلا خیال یہ تھا کہ یہ فرار کی کوشش نہیں ہو سکتی لیکن ایسا ہی تھا'۔ جیل میں فوری طور پر لاک ڈاؤن نافذ کیا گیا اور تمام عمارات کی تلاشی لی گئی۔ جولین کے والد نے سینکڑوں اہلکاروں کی مدد سے دنوں تک قریبی علاقے کی تلاشی لی اور چودہ جون کو کوسٹ گارڈ نے قیدیوں کے زیر استعمال رہنے والا ایک چپو دریافت کیا۔ سات دن بعد کشتی کی باقیات گولڈن گیٹ پل کے قریب سے ملیں اور ایک دن بعد ایک دیسی ساختی لائف جیکٹ بھی برآمد ہوئی۔ لیکن تینوں فرار ہونے والے قیدیوں کو دوبارہ نہیں دیکھا گیا۔

ایک کھلا ہوا مقدمہ

حکام اس نتیجے پر پہنچے کہ قیدی فرار ہونے کی کوشش میں ڈوب گئے ہوں گے۔ 1964 میں جیل کے وارڈن رچرڈ ولارڈ کا یہی خیال تھا۔ انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ 'ہمارا خیال ہے کہ وہ اس عمل کے دوران ڈوب گئے۔ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ کوئی شخص گلیوں میں یہ ڈنڈھورا پیٹتا پھر رہا ہے کہ وہ اس جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔' 'مجھے یہ یقین کیوں ہے؟ آپ ہوا کی آواز سن سکتے ہیں ناں؟ آپ نے پانی دیکھا ہے؟ آپ کو لگتا ہے وہ کامیاب ہوئے ہوں گے؟' 1963 میں اس جیل کو بند کر دیا گیا۔ اس کی ایک وجہ خستہ حالت اور جیل پر اٹھنے والے اخراجات تھے لیکن یہاں ہونے والی سختی کئی سال سے متنازع تھی۔ 1939 میں امریکی اٹارنی جنرل فرینک مرفی نے اس جیل کو یہ کہتے ہوئے بند کروانے کی کوشش کی تھی کہ 'یہ پورا ادارہ ایسی نفسیات کے لیے سازگار ہے جس میں قیدیوں کا عجیب سا رویہ بن جاتا ہے۔' اس جیل میں قیدیوں نے خودکشی بھی کی اور اپنے آپ کو معذور بھی کیا کیوں کہ وہ یہاں کے حالات کا سامنا نہیں کر پاتے تھے۔ 1960 کی دہائی میں قیدیوں کو سزا دینے کے بجائے ان کی بہبود کا تصور پنپ رہا تھا۔ جہاں تک فرار ہونے والے قیدیوں کی بات ہے ساحل پر کسی کی لاش نہیں ملی اور 1979 میں ان قیدیوں کی موت کا قانونی طور پر اعلان کر دیا گیا۔ ایف بی آئی نے مقدمہ کی فائل بند کر دی اور اسے امریکی مارشل سروس کے حوالے کر دیا۔ لیکن افواہوں کا سلسلہ کبھی نہیں رکا۔ جس سال ان کی قانونی موت کا اعلان کیا گیا، 'ایلکیٹراز سے فرار' نام سے فلم جاری ہوئی جس میں کلنٹ ایسٹ وڈ نے فرینک موریس کا کردار ادا کیا۔ 2018 میں سان فرانسسکو پولیس نے بتایا کہ ان کو پانچ سال قبل ایک پراسرار خط ملا جس میں لکھنے والے نے دعویٰ کیا کہ وہ جان اینگلن ہے۔ خط میں لکھا تھا کہ 'میں جون 1962 میں الکیٹراز سے فرار ہوا تھا۔ اس رات ہم کامیاب ہوئے لیکن مشکل سے۔' خط میں دعویٰ کیا گیا کہ فرینک موریس اکتوبر 2005 میں انتقال کر گیا تھا اور کلیرنس اینگلن 2008 میں۔ خط لکھنے والے کے مطابق وہ سرطان کے علاج کے عوض گرفتاری دینے کے لیے مذاکرات کرنا چاہتا ہے۔ ایف بی آئی نے خط کا جائزہ لیا لیکن وہ اس کی تصدیق نہیں کر پائے۔ امریکی مارشل سروس کی نظر میں یہ مقدمہ بند نہیں ہوا۔ 2022 تک ان قیدیوں کی تصاویر، جن میں عمر کے حساب سے موجودہ وقت میں ان کی شکل کا اندازہ لگایا گیا ہے، جاری کی گئیں اور ان کے بارے میں معلومات مانگی گئیں تاکہ اس معمے کو حل کیا جا سکے۔

ہیلی کاپٹر حادثے کے بعد ایک 'روحانی شخصیت' کا جنم: ابراہیم رئیسی کی شبیہ راتوں رات کیسے بدل گئی؟

مسعود اظہر

ایرانی صدر ابراہیم رئیسی اور ان کے ساتھیوں کی ہیلی کاپٹر حادثے میں موت کی خبریں اب تھم چکی ہیں اور شاید اب تک ان کے بدقسمت ہیلی کاپٹر کا ملبہ بھی اُٹھا لیا گیا ہو۔ مگر گذشتہ دنوں کے بیانات اور تحریروں کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہیلی کاپٹر حادثے نے 'ایک نئے ابراہیم رئیسی' کو جنم دیا ہے جن کے عدالتی اور سیاسی ریکارڈ کی سلیٹ صاف کرنے کے بعد اس پر دوبارہ سے لکھا گیا ہے۔ ابراہیم رئیسی اپنے آپ کو بدعنوانی کے خاتمے اور معاشی مسائل کے حل کے لیے بہترین انتخاب کے طور پر پیش کرتے تھے۔ تاہم متعدد ایرانی اور غیر ملکی انسانی حقوق کے علمبردار انھیں 1980 کی دہائی میں سیاسی قیدیوں کے بڑے پیمانے پر ہونے والے عدالتی قتلِ عام کا ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ لیکن اب ایسا لگتا ہے جیسے ہیلی کاپٹر حادثے میں موت کے بعد ابراہیم رئیسی کی تمام عدالتی اور سیاسی خامیاں فراموش کر دی گئی ہوں۔ اب وہ اپنے مداحوں کی نظروں میں ایک 'روحانی' اور 'معصوم' شخصیت ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ان کے اہلِ خانہ کو اس بات کا خدشہ ہے کہ صدارتی انتخاب میں ان کے نام اور عہدے کا غلط استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گذشتہ دنوں ابراہیم رئیسی کی موت کے حوالے سے شیعوں کے پہلے اور بارہویں اماموں سے روایتیں شائع کی گئی ہیں اور یہ تعریفیں اس قدر بڑھا چڑھا کر پیش کی گئی ہیں کہ ان میں یہ وعدہ بھی شامل ہے کہ 'حضرت عیسیٰ کی طرح ابراہیم رئیسی بھی واپس آئیں گے اور وہ شہیدوں کا لشکر لے کر واپس آئیں گے۔' ابراہیم رئیسی کے بارے میں جاری کیے گئے حکومتی عہدیداروں کے بیانات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے چاہنے والوں اور حامیوں نے انھیں ایک بہت بلند مقام پر پہنچا دیا ہے اور یہ خیال بھی ظاہر کیا جا رہا ہے کہ سابق ایرانی صدر کی حیثیت مستقبل میں آیت اللہ روح اللہ خمینی کے مقام سے بھی زیادہ بڑی ہو سکتی ہے۔ آج کل ابراہیم رئیسی کے ریکارڈ اور ماضی کی کارکردگی کو اس طرح دیکھا جا رہا ہے جیسے ان پر کی گئی تنقید کوئی جرم ہو اور اس پر سزا بھی ہو سکتی ہے۔ آیت اللہ خمینی کے بارے میں جو سینکڑوں کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں 'امام کی برکت' نامی کتاب بھی شامل ہے، جس میں 'امام کے جھوٹے پانی سے شفا'، 'بیماروں کے لیے شفا'، 'امام کے دستِ مبارک سے شفا' جیسی چیزوں کا ذکر ہے۔ تاہم فی الحال ابراہیم رئیسی کی یاد میں 'ورک اینڈ تھاٹس پبلشنگ انسٹی ٹیوٹ' جیسے کسی ادارے کو قائم کیے جانے کا امکان نظر نہیں آ رہا۔ لیکن اتنی مقدس تعریفیں کہاں سے آ رہی ہے؟ اور علما ان کے لیے ایسے القابات، جنھیں عام طور پر بدعت قرار دیا جاتا ہے، کے بارے میں خاموشی کیوں اختیار کیے ہوئے ہیں؟

ابراہیم رئیسی کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے؟

جب تک ابراہیم رئیسی زندہ تھے حکومتی دستاویزات کے مطابق بنیاد پرستوں پر مشتمل ایک گروہ ان کے منصوبوں اور کارکردگی پر کڑی تنقید کیا کرتا تھا۔ یہی نہیں ان کی معاشی پالیسیوں پر ایرانی علما بھی ان کے خلاف آواز اُٹھا رہے تھے۔ ابراہیم رئیسی ہیلی کاپٹر حادثے سے چند دن پہلے قم گئے تھے اور متعدد ذرائع کا کہنا ہے کہ وہاں انھیں ملک کی معاشی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے کہا گیا تھا۔ جس دن ابراہیم رئیسی کی موت کی خبر شائع ہوئی، حکام اور سرکاری ذرائع ابلاغ نے بڑے پیمانے پر ابراہیم رئیسی کی کامیابیوں کی تعریف کی اور ان پر ہونے والی تنقید پر سخت ردِعمل ظاہر کیا۔ تہران میونسپلیٹی نے دعویٰ کیا ہے کہ ابراہیم رئیسی کی نماز جنازہ میں 1 کروڑ 20 لاکھ افراد نے شرکت کی۔ ایک صوبے کے گورنر نے دعویٰ کیا کہ دنیا کی ڈھائی ارب آبادی نے ابراہیم رئیسی کا سوگ منایا۔ ابراہیم رئیسی کو ناخواندہ قرار دینے والے ناقدین کو جواب دینے کے لیے تہران میونسپلیٹی نے ایک پوسٹر بھی شائع کیا جس میں لکھا تھا: 'آپ ناخواندہ نہیں تھے۔' ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ابراہیم رئیسی کی ذاتی خصوصیات کو 'روحانی' اور 'صوفیانہ' صفات کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ ایسی باتیں بھی کی جا رہی ہیں کہ 'ابراہیم رئیسی اور ان کے ساتھی جنت میں داخل ہوں گے، جہاں ان کا استقبال پاسدارانِ انقلاب کی القدس فورس کے سابق کمانڈر قاسم سلیمانی کریں گے۔' ایسے میڈیا پروپیگنڈے اور پوسٹرز پر دنیا بھر سے تنقید بھی دیکھنے میں آ رہی ہے۔ ایسی شکایات بھی سامنے آ رہی ہیں کہ ابراہیم رئیسی اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر حادثے میں ہلاک ہونے والے پائلٹس کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے اور کوئی بھی ان کا نام کیوں نہیں لے رہا؟ ایرانی حکومت کے حامیوں نے ابراہیم رئیسی کی زندگی کے بارے میں ایسی باتیں کیں جو اکثر صرف شیعہ اماموں کے بارے میں کی جاتی تھیں، جیسے کہ ابراہیم رئیسی کو ایک انتہائی معصوم اور جنتی شخص قرار دیا جا رہا ہے۔ آستانہ قدسِ رضویہ کے سربراہ احمد مراوی نے بھی کیمروں کے سامنے اسی قسم کا ایک دعویٰ کیا۔ انھوں نے کہا: 'امام علی نے رئیسی کے کندھے پر ہاتھ رکھا' اور 'ان سے کہا کہ وہ لوگوں کی فلاح کے لیے کام کریں اور اس طرح ان (امام علی) کی مدد اور حمایت رئیسی کے ساتھ ہو گی۔' 5 جون کو نیشاپور کے گورنر مہدی ڈونڈے نے دعویٰ کیا کہ نیشاپور کے ایک 'شخص' جس کا سلسلہ نسب امام مہدی سے ملتا ہے، نے امام مہدی کو ہیلی کاپٹر کے حادثے والے راستے پر پریشانی میں چلتے دیکھا۔ لیکن اس موقع پر امام نے کہا کہ وہ یہاں اپنا معجزہ نہیں دکھائیں گے۔' مذہبی مفکر اور محقق یاسر میر دامادی نے بی بی سی کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کہا کہ 'ابراہیم رئیسی کو 'مقدس سمجھا جانا' معاشرے میں بحران کی نشاندہی کرتا ہے اور ابراہیم رئیسی کے لیے یہ تقدس ختم ہونے میں کم از کم چھ ماہ لگیں گے۔ ان کی ہلاکت کے ایک ماہ بعد اُن کے چاہنے والوں کی بڑی تعداد انتخابات کی جانب مائل ہو چکی ہے۔' ایران میں آیت اللہ خمینی کو حاصل مقدس مرتبے کی طرف

اشارہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ 'یہ احترام دو دہائیوں بھی قائم نہیں رہا اور کم ہوتا گیا، میرا نہیں خیال کہ آج سے 100 سال بعد کسی کو خمینی کا نام بھی یاد ہوگا۔'

'امامِ زمانہ کے ساتھ ملاقات'

بڑی شخصیات کی موت کے بعد ان کا مذہبی درجہ بڑھانے کے لیے شیعہ اماموں کے ناموں کا استعمال کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ لیکن جس انداز میں ابراہیم رئیسی اور قاسم سلیمانی کی ہلاکت ہوئی، اس نے لوگوں کو موقع فراہم کر دیا کہ وہ مزید کہانیاں بنائیں۔ حالیہ دنوں میں ایران میں انٹرنیٹ پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں ایرانی حکومت اور آیت اللہ خامنہ ای کے قریب سمجھے جانے والے مشہور مدرس منصور آرزی دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کے ایک بزرگ نے خواب دیکھا جس میں 'قاسم سلیمانی، حضرت فاطمہ زہرہ (پیغمبرِ اسلام کی بیٹی اور امام علی کی اہلیہ) کے مشیر ہیں۔' انھوں نے لفظ 'مشیر' کو تین مرتبہ دہرایا۔ حالیہ برسوں میں جن سرکاری حکام نے غائب شیعہ اماموں سے یادیں یا الفاظ منسوب کیے ہیں ان میں تہران میں نمازِ جمعہ پڑھانے والے عبوری امام اور امام خمینی مدرسہ کے سربراہ کاظم صدیقی بھی شامل ہیں۔ صدیقی نے بارہا ایسے الفاظ کہے ہیں جیسے 'امام مہدی غمگین ہیں' (جون 2022) اور 'امام زمان نے فرمایا کہ امام زادہ مجھے لوگوں کے خطوط بھیجتے ہیں اور میں انھیں پڑھ کر ان پر دستخط کرتا ہوں (اپریل 2018)'۔ اس قسم کے دعوؤں کی تکرار کے بارے میں سوشل میڈیا صارفین کا کہنا ہے کہ کاظم صدیقی اس طرح کی باتیں کرتے ہیں جیسے 'وہ روئے زمین پر امامِ زمانہ کے دفتر کے انچارج ہوں'۔ شعیوں کے 12ویں امام سے باتیں منسوب کرنے کے علاوہ کاظم صدیقی نے کئی شخصیات کے 'فضائل و معجزات' کے بارے میں بھی بیانات دیے ہیں۔ ان میں سے ایک معاملے پر تو انھیں معافی بھی مانگنا پڑی تھی۔ یہ معافی انھیں ایران کے موجودہ رہبرِ اعلیٰ آیت اللہ علی خامنہ ای کے قریبی عالم مصباح یزیدی کی وفات کے بعد جاری کیے گئے ایک بیان کے سبب مانگنی پڑی تھی۔ مثلاً جنوری 2019 میں انھوں نے کہا تھا کہ 'مصباح یزدی نے نہاتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولیں، ایک مہربان نظر ڈالی اور دوبارہ آنکھیں بند کر لیں۔' اس معاملے پر رہبری شوریٰ کے سابق رکن ابوالقاسم خزالی کے بڑے بیٹے محسن خزالی نے کہا تھا کہ 'کاظم صدیقی امام مہدی سے منسوب کر کے جھوٹ بولتے ہیں اور اس لیے انھیں شوریٰ کے اجلاسوں میں داخلے کی اجازت نہیں ملنی چاہیے۔' تاہم اگر ہم اگر ماضی کو دیکھیں تو مصباح یزدی نے خود بھی 2004 کے صدارتی انتخابات کے دوران ایسا ہی ایک بیان دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ 'امام مہدی محمود احمدی نژاد کی فتح کے لیے دعا گو ہیں'۔ محمود احمدی نژاد کے دور میں ایران کے بنیاد پرست حلقے ان کی حکومت کو امام مہدی کی حکومت اور اس صدی کا معجزہ تک سمجھتے تھے۔ اکتوبر 2004 میں اقوام متحدہ کے اپنے پہلے دورے کے دوران محمود احمدی نژاد نے کہا تھا کہ وہ 'نور کے ہالے میں گھرے ہوئے ہیں'۔ محمود احمدی نژاد کی حکومت میں امام مہدی کے ساتھ نسبت کا دعویٰ بہت سنا گیا، جیسا کہ وکی لیکس کی ایک دستاویز میں کہا گیا ہے: احمدی نژاد، اسفندیار رحیم مشائی (اس وقت صدر کے دفتر کے انچارج) پر اس لیے انحصار کرتے ہیں کیونکہ صدر کا دفتر امام وقت سے براہ راست رابطے میں ہے۔ ان خوابوں اور شعیہ اماموں سے منسوب اقتباسات کی تصدیق کے حوالے سے عام طور پر کوئی وضاحت جاری نہیں کی جاتی، نہ ان کی صداقت کا تعین کیا جا سکتا ہے اور بارہ شیعہ اماموں میں سے ہر مرتبہ صرف دو یا تین کا حوالہ ہی کیوں دیا جاتا ہے، اس کی وجہ بھی کوئی نہیں جانتا۔ چند سال قبل ساواک (سنہ 1957-1979 تک ایران کی خفیہ پولیس) کے سیکورٹی ایڈوائزر کے سربراہ کی ایک ویڈیو شائع ہوئی، ویڈیو میں انقلابِ ایران کے آغاز پر ایک پریس کانفرنس میں وہ 'مہان' کے نام سے ایک منصوبے کا ذکر کر رہے تھے جسے رضا شاہ پہلوی کی حکومت کے آخری سالوں (غلام رضا ازہری کی فوجی حکومت) میں نافذ کیا گیا تھا۔ ویڈیو میں وہ دعویٰ کر رہے تھے کہ رضا شاہ پہلوی کی حکومت نے اسرائیل کے مشورے پر لوگوں کے 'مذہبی عقائد کا مذاق اُڑانے' کے لیے ایک نفسیاتی آپریشن شروع کیا تھا۔ انھوں نے وہ بھی دعویٰ کیا تھا کہ اس آپریشن کے لیے دو کروڑ تومان مختص کیے گئے تھے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ساواک کے افسر کا بیان جبری طور پر لیا گیا تھا۔ ساواک کے افسر اس ویڈیو میں آگے جا کر کہہ رہے تھے کہ یہ بجٹ 'روحانی شخصیات' کو مرعوب کرنے کے لیے مختص کیا گیا تھا تاکہ اشتہار چلائے جا سکیں کہ خواب میں 'امام رضا' (شیعوں کے آٹھویں امام) آئے اور انھوں نے ہدایت دی کہ لوگ رضا شاہ پہلوی کی مدد کریں تاکہ وہ ایران میں رہ سکیں۔' اس وقت ایک اور افواہ بھی سننے میں آئی تھی کہ 'آیت اللہ خمینی کی شبیہ چاند میں نظر آئی ہے۔'

خامنہ ای اور 'خدا کی آواز'

قاسم سلیمانی کے اہل خانہ سے ملاقات کے دوران ایران کے رہبرِ اعلیٰ علی خامنہ ای کے منہ سے نکلنے والے الفاظ کو 'خدا کا کلام' قرار دینے پر بھی تنازع دیکھنے میں آیا تھا۔ قاسم سلیمانی کی برسی کے موقع پر کی گئی اس ملاقات میں آیت اللہ خامنہ ای نے کہا تھا کہ: 'میں سیڑھیوں پر بیٹھا تھا اور بہت گرمجوش و دلچسپ گفتگو ہوئی، میں نے اس سے پہلے کبھی اس بارے میں نہیں سوچا تھا۔ قادرِ مطلق یعنی خدا اس طرح بولتا ہے مگر درحقیقت یہ میری زبان تھی، یہ خدا کا کلام تھا۔ یہ ایک بہت ہی عجیب ملاقات تھی اور اس کے بہت گہرے اثرات تھے۔' ایرانی رہبرِ اعلیٰ کے ان الفاظ پر بہت سخت ردِعمل سامنے آیا اور آیت اللہ علی خامنہ ای کے دفتر سے وابستہ میگزین 'خطِ حزب اللہ' کو اس بارے میں وضاحت شائع کرنا پڑی۔ اس وضاحت میں ناقدین کو 'انقلاب کا مخالف' قرار دیا گیا اور لکھا گیا کہ 'عوام کو متحد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں اس طرح کی تشریحات عجیب اور ممکن تو ہیں، مگر بدقسمتی سے جن لوگوں نے کبھی توحید کی خوشبو تک نہیں سونگھی اور نہ ہی اس کی مٹھاس کا تجربہ کیا ہے، ایسے لوگ ہی ناجائز الزامات لگاتے ہیں۔' بارہویں امام کے ساتھ آیت اللہ علی خامنہ ای کے روحانی تعلق اور 'امام مہدی کی علی خامنہ ای کی طرف توجہ' کے بارے میں کچھ باتیں ایرانی رہبرِ اعلیٰ نے خود بھی کہی ہیں جو کہ ان کی کتاب 'پانی، آئینہ، سورج' میں بھی موجود ہیں۔ حزب اللہ کے سربراہ حسن نصراللہ نے ایک مرتبہ اس کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ: 'بعض اوقات میرے لیے ملک کی انتظامیہ کے مسائل کو حل کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور جب کوئی راستہ نہیں ملتا تو ہم قم کی طرف دیکھتے ہیں اور مسجد جمکران جاتے ہیں۔' 'امام مہدی کے ساتھ راز و نیاز کے بعد میں محسوس کرتا ہوں کہ جیسے غیب سے کوئی ہاتھ میری رہنمائی کر رہا ہے اور میں وہاں کسی فیصلے پر پہنچ جاتا ہوں اور اس طرح مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔' اس کے علاوہ ایرانی حکومت کے عہدیدار اور علما بھی امام مہدی کی رہبرِ اعلیٰ کی طرف 'توجہ' اور ان کے تعلق کے بارے میں بیانات دیتے آئے ہیں۔ کاظم صدیقی نے 18 مئی 2019 کو ایک لائیو ٹی وی پروگرام میں اعلان کیا کہ 'اسلامی جمہوریہ ایران کے رہنما امام مہدی کے 'لباس' سے ہیں (یعنی ان سے نسبت رکھتے ہیں)۔' اس سے پہلے انھوں نے کہا تھا کہ 'عرفات میں امام مہدی کی بابرکت موجودگی کے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے عظیم رہنما (ایرانی رہبرِ اعلیٰ) کا نام بھی لیا جا رہا تھا۔' ایسی ہی ایک اور متنازع مثال قم شہر میں نمازِ جمعہ کے دوران امام محمد سعیدی کی تقریر تھی، جس میں آیت اللہ علی خامنہ ای کی ولادت کے لمحے کے بارے میں ایک کہانی بیان کی گئی تھی۔ انھوں نے دعویٰ کیا تھا کہ 'آیت اللہ علی خامنہ ای نے اپنی پیدائش کے وقت 'یا علی' (شعیہ اسلام میں حضرت علی کو مدد کے لیے بلانا) کہا تھا۔' ایرانی رہبرِ اعلیٰ سید علی خامنہ ای کے روابط اور روحانی مقام و مرتبے کے بارے میں دعوے کرنے والے عہدیداروں، مفسرین اور بعض علما کے حوالے سے یہ بات واضح نہیں کہ کبھی ان کا آیت اللہ خامنہ ای سے سامنا ہوا یا نہیں۔ اب تک میڈیا میں ایسی کوئی خبر یا مضمون نہیں آیا جس سے اس بارے میں کوئی معلومات مل سکے۔ جو واحد معاملہ میڈیا کی زینت بنا وہ قم کے امام کو پڑنے والی 'ڈانٹ' تھی، جس کی وجہ آیت اللہ خامنہ ای کی ولادت سے متعلق ان کی تقریر بنی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سرزنش بھی اس وقت سائبر سپیس میں بنائی جانے والی میمز کا ردِعمل تھی۔

علما کیوں خاموش ہیں؟

آیت اللہ خمینی کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے اور علی خامنہ ای اور ابراہیم رئیسی کے بارے میں جو کچھ شائع ہو چکا ہے وہ ایران کے تاریخی، سیاسی، سماجی اور مذہبی حالات کی عکاسی کرتا ہے۔ ایرانی انقلاب کے بعد اس قسم کے پروپیگنڈے میں شدت آئی، اس کی بہت تشہیر کی گئی اور مذہبی مدارس کے نامور علما کی خاموشی ایک طرح سے اس پروپیگنڈے کی تصدیق سمجھی جاتی ہے۔ موجودہ دور کی جدید سہولیات نے شیعہ اماموں سے منسوب بعض تقاریر، خطوط و حکایات کو زیادہ بہتر انداز میں عوام کے سامنے لانے میں مدد کی ہے اور اس کی بنیاد پر نیا مواد اور تحریریں بھی لکھی گئی ہیں۔ تاہم مذہبی محققین اور دانشوروں کا ماننا ہے کہ توہمات اور جھوٹی احادیث پرانے زمانے سے پھیلتی رہی ہیں۔ اگرچہ غلط روایات اور احادیث شئیر کرنے کا سلسلہ ماضی کی طرح زور و شور سے نہیں چل رہا لیکن اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو 'ثواب' کے چکر میں جھوٹے خواب، ان کی جھوٹی تعبیریں اور علما سے منسوب جھوٹے اقتباسات شئیر کرتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً بعض مذہبی تقاریر، تعزیوں اور جنازوں میں مہدیت، ظہور امام مہدی، مذہبی مقامات اور مزاروں کی عظمت کے حوالے سے متعدد دعوؤں کا ذکر ملتا ہے، جن میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ لیکن کوئی ایسی اتھارٹی موجود نہیں ہے جو ایسے الفاظ کی روک تھام کر سکے۔ بعض علما کا یہ بھی خیال ہے کہ اسلام اور بالخصوص 'اسلامی حکومت' کے تحفظ کے لیے ایسی باتیں ضروری ہیں اور ان کو نظرانداز بھی کیا جا سکتا ہے۔ مذہبی محقق اور مفکر یاسر میر دامادی کہتے ہیں کہ 'مذہبی علما کی خاموشی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان میں سے کئی اس تقدیس اور ان بدعتوں کے حوالے سے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں، اور ان علما کے دوسرے گروہ میں عملی طور پر ردِعمل ظاہر کرنے کی ہمت نہیں ہے۔' ایک مدرسے کے معلم محمد سروش محلاتی سمجھتے ہیں کہ آج کے علمائے دین کا سب سے بڑا مسئلہ 'حکومت پر انحصار، لالچ اور خوف ہے اور اسی باعث مذہبی علما کو منہ بند رکھنا پڑتا ہے کہ کہیں ان کی آزادی نہ چھین لی جائے۔' سروش محلاتی کہتے ہیں کہ علما کی جانب سے محض سائنسی و اخلاقی تعلیم اور تقویٰ پر زور دینا ہی کافی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'جو شخص فقیہ اور مجتہد ہے، لیکن بزدل ہے، وہ اس مکتب کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا کیونکہ اس کی روح ہی مذہب سے ہم آہنگ نہیں ہے۔' 'اس کا جو دل چاہتا ہے وہ سمجھتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے۔'

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

عیدالاضحیٰ کو دین وشریعت کی روشنی اور امن وشانتی کے ماحول میں منائیں

مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی کی اپیل

پٹنہ:12 جون (پریس ریلیز): عیدالاضحیٰ اسلامی تہوار ہے، اس موقع پر قربانی کی جاتی ہے، قربانی حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی سنت ہے، جس کو امت محمدیہ میں جاری رکھا گیا ہے۔ قربانی رسم نہیں، بلکہ یہ ایک عبادت ہے، اس لئے قربانی کرتے وقت اس کے آداب وشرائط کا لحاظ رکھیں۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی نے پریس ریلیز میں کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قربانی کے دنوں میں قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک قربانی کے دن قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ کوئی دوسرا عمل نہیں ہے، قربانی کا جانور اپنی سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت حاضر ہوگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے نہیں پاتا کہ اللہ کے یہاں مقبول ہوجاتا ہے۔ لہٰذا قربانی خوش دلی اور پوری آمادگی کے ساتھ کرو۔ (ترمذی)۔ انہوں نے مزید کہا کہ مسلمانوں میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دین وشریعت کا مکمل علم نہیں رکھتے ہیں، وہ قربانی کے بجائے رفاہی کاموں کی اہمیت بیان کرکے قربانی اور حج سے روکتے ہیں، جبکہ اسلام ایک مکمل دین ہے اور اس کی شریعت ایک مکمل نظام ہے، جس عمل کو جس وقت کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس وقت اسی عمل کو اہمیت اور فضیلت حاصل ہے، اس کا بدل کوئی دوسرا عمل نہیں ہوسکتا ہے، اس لئے مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ شریعت کے احکام کو شرعی نقطۂ نظر سے سمجھیں اور اپنی رائے سے پرہیز کریں۔ حج کے موقع پر حج صاحب استطاعت پر فرض ہے، قربانی کے موقع پر قربانی ہی واجب ہے، اس کا بدل کوئی رفاہی کام نہیں ہوسکتا ہے، کیونکہ رفاہی کام مستحب کے درجے میں ہے، فرض اور واجب کا بدل کوئی مستحب کام نہیں ہوسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قربانی ایک عبادت ہے، عبادت کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف اللہ کے لئے ہو، اس لئے قربانی سے ہماری نیت صرف اللہ کی رضا ہونی چاہئے، نام ونمود اور دکھاوا سے بچنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عیدالاضحیٰ کا تہوار نہایت ہی حساس ہے، اس موقع پر مندرجہ ذیل باتوں پر خاص توجہ دی جائے۔ (۱) عیدالاضحیٰ کی نماز عیدگاہ میں پڑھنے کو ترجیح دیں۔ جو لوگ عیدگاہ تک جاسکتے ہوں، وہ عیدگاہ جاکر نماز ادا کریں۔ عیدالاضحیٰ کی نماز کے لئے تکبیر پڑھتے ہوئے عیدگاہ جائیں۔ (۲) عیدالاضحیٰ کی نماز عیدگاہ یا مسجد کے اندر ہی ادا کی جائے، کسی عام کھلی جگہ نماز ادا نہ کی جائے۔ (۳) نماز پڑھ کر اطمینان وسکون کے ساتھ تکبیر پڑھتے ہوئے واپس آئیں۔ (۴) نماز کے بعد قربانی کریں، قربانی کھلی جگہ میں نہ کریں۔ (۵) قربانی کے جانور کے فضلات کو ادھر ادھر نہ پھینکیں، بلکہ اس کو زمین میں دفن کردیں یا متعین جگہ پھینکیں، گندگی کو نالا میں نہ بہائیں، صاف صفائی کا پورا خیال رکھیں۔ (۶) قربانی کرتے وقت جانور کا نہ تو سیلفی لیں اور نہ ویڈیو بنائیں اور نہ اس کو سوشل میڈیا پر شیئر کریں۔ (۷) عیدالاضحیٰ کے تہوار کو امن وشانتی کے ماحول میں منائیں، کوئی ایسا کام نہ کریں، جس سے کسی کو کوئی تکلیف پہنچے۔ (۸) اس موقع پر سرکاری گائیڈ لائن کی پوری رعایت کریں۔ (۹) عید خوشی کا تہوار ہے، اس موقع پر دین وشریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے خوشی کا مظاہرہ کریں، خوشی میں اپنے خویش واقارب، اپنے پڑوسی کو شامل کریں نیز برادران وطن کے درمیان بھی پیار ومحبت کا مظاہرہ کریں۔

بیڑ کے نوجوان ایم ایم اے فائٹر شیخ ربیع احمد ویسٹ بنگال میں برونز میڈل حاصل کرنے میں کامیاب

بیڑ: 12/جون (نامہ نگار) بیڑ مہاراشٹر کے نوجوان ایم ایم اے مکسڈ مارشل آرٹ کھلاڑی شیخ ربیع احمد ویسٹ بنگال کے سلی گوڑی میں نارتھ ایسٹ نیشنل چیمپین شپ میں سیمی فائنل میں پہنچنے کے بعد ٹورنامنٹ میں اپنی چوتھی لڑائی میں سکم کے کھلاڑی کے مقابل برونز میڈل حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ انہیں ٹورنامنٹ میں تیسرا مقام حاصل ہوا۔ بیڑ مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے شیخ ربیع احمد نہ صرف مکسڈ مارشل آرٹ میں زبردست اسکلو رکھتے ہیں بلکہ انہوں نے تھائی باکسنگ میں مہاراشٹر اسٹیٹ چیمپین شپ ناگپور میں گزشتہ دنوں گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ سلی گڑی ویسٹ بنگال کے دہلی پبلک اسکول اسپورٹس کمپلیکس ڈاگا پور میں منعقدہ نارتھ ایسٹ نیشنل چیمپین شپ میں نارتھ ایسٹ کی تمام ریاستوں کے ساتھ دہلی کیرالہ یوپی بہار آسام راجستھان ممبئی کولکاتا کے کھلاڑیوں کے بیچ بیڑ مہاراشٹر کے مارشل آرٹ کھلاڑی شیخ ربیع احمد نے پہلے اول اور تیسرا میچ پوائنٹ ٹیبل سے جیتا اور دوسرا میچ ناک آؤٹ سے جیتا اس طرح سیمی فائنل میں جگہ بنانے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد سیمی فائنل میں تشار بھومک بمقابلہ ربیع احمد اس کڑے مقابلے میں میچ تین راؤنڈ تک چلا۔ جس میں ایک ایک۔ پوائنٹ کے فرق کے ساتھ تشار بھومک سکم سلور اور شیخ ربیع احمد برونز میڈل حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ گولڈ میڈل درگیش شرما پینتھرز اسپورٹس اکیڈمی دہلی نے جیت کر چیمپین شپ اپنے نام کی۔ ریفری کے فرائض انٹرنیشنل ریفری شیام سرکیرالہ نے انجام دیئے۔ شیخ ربیع احمد شاعر وادیب وصحافی غلام ثاقب کے فرزند ارجمند اور ڈاکٹر ایم ایم شیخ مرحوم اورنگ آباد کے فرزندزادے ہیں۔ آخری مقابلے میں شیخ ربیع احمد بیڑ مہاراشٹر نے زبردست مقابلہ آرائی کے بعد برونز تمغہ جیت کر علاقہ بیڑ اور مراٹھواڑہ کا نام روشن کیا۔ ان کی اس کامیابی پر تمام اعزا واقارب وفرینڈس سرکل نے انہیں مبارکباد اور نیک تمنائیں پیش کیں۔

تحفظ اور انصاف دو- مسلم نمائندہ کمیٹی کا سپرنٹنڈنٹ آف پولس سے مطالبہ

جلگاؤں: 12 جون (عقیل خان بیاولی) جلگاؤں ضلع کی مسلم کمیونٹی نے ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ آف پولیس مہیشور ریڈی کو فوری طور پر ذاتی دلچسپی کے ساتھ ضلع بھر میں محکمہ پولس کی طرف سے ہو رہی ناانصافیوں کے بارے اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ وہ ضلع بھر اقلیتی طبقات کے ساتھ ہو رہی ناانصافیوں پر خصوصی توجہ دیں ورنہ بحالت مجبوری ہم سڑکوں پر اتر کر احتجاج کریں گے اور جمہوری طریقہ سے کے شدید تحریک چلائیں گے اور اگر وقت آیا تو ہائی کورٹ سے بھی رجوع کرے گے۔

26 ایف آئی آر کیسیس سے متعلق سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات

جلگاؤں ضلع کے چالسگاؤں، ساودا، ورنگاؤں، چوپڑا، ایرنڈول، یاول، نصیرآباد، جلگاؤں شہر ایم آئی ڈی سی، سٹی، شنی پیٹھ، تعلقہ اور رامانند نگر ان تھانوں میں 26 ایف آئی آر درج کی گئی، قانونی طور پر سپرنٹنڈنٹ آف پولس کے پاس کیس درج کی گئی اقلیتی برادری نے اس حوالے سے تفصیلی دستاویزی معلومات پیش کیں۔

ناانصافی کے احساس کی وجہ

مسلم نابالغ لڑکیوں کا اغوا، مسلم نوجوان لڑکیوں کو ورغلا کر بغیر کسی وجہ کے حاملہ ہونے کے بعد چھوڑ دینا، سنگین چوٹ کے ساتھ ساتھ مظالم کا نہ رکنا، صرف مسلم کمیونٹی کی نوجوانوں کو پھنسانے کے لیے پتھراؤ کے واقعات، کمسن لڑکیوں کی جان لے لی گئیں۔ والد کی شکایت پر بیوی پر گھات لگا کر اسے ناگہانی موت کے طور پر درج کرانا، اغواء کے ملزم کو گرفتار نہ کرنا اور شدید زخمی کرنا، تلواروں کے وار کرکے خوف وہراس پھیلانا، پولس سیل جوڈیشل موت، ملزم کی موت، تفتیش نہ ہونا۔ ابھی تک ملزمان کا گرفتار نہیں کرنا، جھوٹے مقدمات درج کرنے، مسلم کمیونٹی کے نوجوانوں کو ان کے لباس یا شناخت کی وجہ سے کھلے عام زدوکوب کرنا اور پولس نے اس کا کوئی ریکارڈ نہیں لیا۔ یہی نہیں، ہمارے شکایت کنندہ کے خلاف کی گئی کارروائی پر غور کرنے کے لیے آنے والے پولیس انسپکٹر نے شکایت کنندہ ترونا لاشیواجی کے ساتھ مار پیٹ کی، یہ تمام معاملات یا شکایات کا واضح طور پر ذکر ہے۔

وفد میں ان کی رہی شمولیت

جلگاؤں ضلع مسلم منیار برادری کے صدر فاروق شیخ کی قیادت میں کل جماعتی تنظیم کے صدر سید چاند، اقلیتی شعبہ این سی پی صدر مظہر پٹھان، ایم آئی ایم کے ضلع صدر احمد سر، پربار سنگھٹن کے صدر یوسف خان، امداد فاؤنڈیشن کے صدر متین پٹیل، سماجی کارکن انیس شاہ، چناول کے ڈپٹی سرپنچ جابر شیخ شامل تھے۔، سماجی کارکنان اور کارپوریٹرس اسلم پنجاری، ایرنڈول کے رحیم شیخ، چالیس گاؤں کے برہمن، شیوگے کی محسینہ شیخ اور سائرہ انصاری، جلگاؤں کی خواتین وکلاء، مسز نسرین فاطمہ، مسز رخسار پٹیل، عظیم شیخ، امام شیخ۔، شیخ شریف عبداللہ اور دیگر موجود تھے۔

پاکستان کے قرضوں کے بحران کی اہم وجہ فوجی اخراجات ہیں۔ تجزیہ کار

اسلام آباد۔12/جون۔ایم این این۔دفاعی خریداریوں اور دوطرفہ دوروں کے معاملے میں پاک فوج کی لاپرواہی اس ملک کے بڑھتے ہوئے عوامی قرضوں کی ایک اہم وجہ ہے، جو کہ 67.5 ٹریلین روپے کا بے مثال قرض ہے، جس نے لاکھوں پاکستانیوں کا مستقبل انتہائی تاریک بنا دیا ہے۔ وزارت خزانہ اور سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے آنے والے سخت اعداد وشمار ایک تلخ حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں جسے جنرلز اور ایڈمرل گزشتہ چند دنوں میں ترکی، چین اور دیگر ممالک کے ساتھ خریداری اور مشترکہ پیداوار کے انتظامات میں اپنی لاپرواہی سے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ دیوالیہ سالوں میں فوجی رہنماؤں کے دوطرفہ دوروں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ حکومت کی مالی ذمہ داریوں میں کل 4.22 ٹریلین روپے کی سود کی ادائیگی شامل ہے، جو کہ 64 فیصد کا اضافہ ہے۔ مجموعی قرضوں کی ادائیگی 7.3 ٹریلین روپے کے بجٹ کے تخمینے کے مقابلے میں 8 ٹریلین روپے سے تجاوز کرنے کا امکان ہے۔ قرضوں کی ادائیگیوں سے وفاقی ٹیکس محصولات کا 81 فیصد سے زیادہ کا صفایا ہوجاتا ہے، یہ ایک بہت بڑا فرق ہے جو ملک کو معاشی تباہی کے دہانے پر کھڑا کردیتا ہے۔ چونکہ فوج، بحریہ اور فضائیہ مختلف ممالک کے ساتھ بہت زیادہ خریداری اور پیداواری سودوں کے ساتھ غیرملکی قرضوں کا ڈھیر لگا رہی ہیں۔ ملک دیوالیہ ہونے کے قریب ہے اور عوامی قرض ملک کی اقتصادی پیداوار کے تقریباً تین چوتھائی سے تجاوز کر رہا ہے۔ جہاں فوج نے چینی فرموں کے ساتھ اہم جنگی صفوں کی تیاری میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کی ہے، بحریہ ترکی اور چینی فرموں کے ساتھ گشتی کشتیاں اور آبدوزیں تیار کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ فضائیہ مسلح ڈرونز اور جنگی سازوسامان میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ ان تمام اقتصادی چیلنجوں کے درمیان، فوج نے گزشتہ سال 8521 ملین ڈالر سے زیادہ خرچ کیے اور موجودہ سال میں اس سے بھی زیادہ رقم خرچ کرنے کے لیے تیار ہے، حالانکہ بیرل تقریباً خالی ہے۔ سٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی 2021 کی رپورٹ میں، پاکستان کا فوجی بوجھ (جی ڈی پی میں فوجی اخراجات کا حصہ) 2011 میں 3.3 فیصد سے بڑھ کر 2020 میں 4 فیصد ہوگیا، جو امریکہ سے زیادہ ہے۔ فوجی اخراجات عوامی قرضوں پر مزید بوجھ ڈالیں گے جیسا کہ ماضی قریب میں کئی تحقیقی نتائج میں ثابت ہوا ہے۔ 2023 میں جرنل آف کنٹیمپریری میکرو اکنامک ایشوز نے ایک تحقیقی رپورٹ شائع کی جس کا عنوان تھا این ایمپیریکل انویسٹی گیشن آف ایکسٹرنل ڈیبٹ ملٹری ایکسپینڈ یچر نیکسس ان پاکستان۔ نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ دفاعی اخراجات میں ایک فیصد اضافہ پاکستان کے بیرونی قرضوں میں 6.81 فیصد اضافے کا باعث بنتا ہے۔ اس تحقیق میں کہا گیا ہے کہ اگر پاکستان اپنے فوجی اخراجات کو کم کرتا ہے تو اس کی ڈوبتی ہوئی معیشت کو مستحکم کرنا ممکن ہو گا۔ 2023 میں، ملک نے قرضوں کی فراہمی اور دفاع پر تقریباً 3.2 ٹریلین روپے اور ترقی پر صرف 147 بلین روپے خرچ کیے، یہ اعداد وشمار اقتصادی بحران میں فوج کے کردار کو واضح کرتا ہے۔ 2022 میں، ورلڈ اکنامک فورم کی ایک رپورٹ، گلوبل رسکس رپورٹ، نے پاکستان کے قرضوں کے بحران کے لیے فوج سمیت حکمران اشرافیہ کی بدمعاشی کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی کہ کس طرح سیاستدانوں، جرنیلوں اور تاجروں نے ملک کو ایک ایسے مرحلے پر دھکیل دیا ہے جہاں اسے نہ صرف ریاست چلانے کے لیے قرض لینا پڑتا ہے بلکہ ماضی کا قرض بھی واپس کرنا پڑتا ہے۔

پہلی مرتبہ وزیر کھیل کا قلمدان جلگاؤں ضلع میں

رکشا کھڈ سے کو وزیر کھیل کا قلمدان ملنے پر جلگاؤں میں کھلاڑیوں اور تنظیموں نے جشن منایا

جلگاؤں: 12 جون (شیخ زیان احمد) رکن اسمبلی رکشا کھڈ سے کی مرکزی وزیر مملکت برائے کھیل کے طور پر تقرری کے ساتھ ہی جلگاؤں شہر میں مختلف تنظیموں کے عہدیداروں اور کھلاڑیوں نے والی بال اور باسکٹ بال اسٹیڈیم میں والی بال اسوسی ایشن کے صدر فاروق شیخ اور ہاکی، فٹ بال اسوسی ایشن کے سکریٹری کی قیادت میں جمع ہوکر خوشی کا اظہار کیا۔ تیراکی، پیارا اولمپک ایسوسی ایشن کرکٹ ایسوسی ایشن اور ٹریڈ ایسوسی ایشن کے یوسف مکرانی نے خوشی کے اظہار کے لیے پٹاخے فراہم کیے۔ عبدل ٹرانسپورٹ کے انور خان نے پیڑے تقسیم کر کے جشن منایا۔ اس موقع پر خاص طور پر والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، فٹ بال اور والی بال کے کھلاڑیوں کے ساتھ شیو چھترپتی ایوارڈ یافتہ انجلی پاٹل، ڈاکٹر اناصاحب جی ڈی بینڈالے کالج کی پروفیسر ڈاکٹر انیتا کولہے، باسکٹ بال کے بین الاقوامی ریفری والمک پاٹل، سینٹ لارنس کے اسپورٹس ٹیچر ہمالی بورولے، ہاکی جلگاؤں کے اسپورٹس ٹیچر اور پیرول ستیانارائن پوار، ملّت ہائی اسکول کے اسپورٹس ٹیچر راحیل احمد، پولیس بوائز کلب کے وسیم شیخ، قومی کھلاڑی کرپاباوِسکر، پرتیکشا سونوانے، پوروا ہٹکر وغیرہ موجود تھے۔

پاکستان میں 4.5 ملین نوجوان بے روزگار ہیں: اقتصادی سروے میں انکشاف

اسلام آباد۔ 12/جون۔ ایم این این۔ پاکستان کے اقتصادی سروے 24-2023 کے مطابق، ملک میں 4.5 ملین افراد بے روزگار ہیں، جن میں 24-15 سال کی عمر کے نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح سب سے زیادہ 11.1 فیصد ہے۔ یہ اعداد وشمار 21-2020 کے لیبر فورس سروے پر مبنی ہیں، جس کے بعد پچھلے تین سالوں کے دوران روزگار کا کوئی سروے نہیں کیا گیا، جو اتنے اہم مسئلے پر حکمرانوں کے بے حس رویے کو اجاگر کرتا ہے۔ سروے کے مطابق، کل لیبر فورس 71.8 ملین ہے - دیہی علاقوں میں 48.5 ملین اور شہری علاقوں میں 23.3 ملین۔ ملازمین کی تعداد 67.3 ملین ہے: 45.7 ملین دیہی اور 21.5 ملین شہری، جبکہ 4.5 ملین بے روزگار ہیں۔ مزید برآں، خواتین میں بے روزگاری کا تناسب زیادہ ہے، 14.4 فیصد خواتین 10 فیصد مردوں کے مقابلے میں بے روزگار ہیں۔ 34-25 سال کی عمر کے گروپ میں دوسرے نمبر پر بے روزگاری کی شرح 7.3 فیصد ہے، اس بریکٹ میں 5.4 فیصد مرد اور 13.3 فیصد خواتین بے روزگار ہیں۔ مزدوروں کی یہ زائد دستیابی نوجوانوں کے لیے صورتحال کو مزید خراب کر دیتی ہے کیونکہ وہ لیبر فورس میں داخل ہونے کے بعد روزگار کے مواقع کا انتظار کرنے پر مجبور ہیں۔ سروے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان کے سیکھنے کے مواقع کو محدود کرتا ہے، جو" حوصلہ افزائی کارکنوں میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ ملک میں روزگار کے ڈھانچے کا ایک اہم پہلو، جیسا کہ سروے میں سامنے آیا ہے، یہ ہے کہ کئی دہائیوں کے دوران تکنیکی تبدیلی کی وجہ سے اس میں تبدیلی آئی ہے۔ اس سے قبل، زراعت کا شعبہ 37.4 فیصد حصہ کے ساتھ روزگار کا بڑا ذریعہ تھا۔ تاہم، تکنیکی ترقی کی وجہ سے زرعی شعبے میں روزگار کا حصہ صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں منتقل ہوگیا ہے۔ اب خدمات کا شعبہ معیشت کا سب سے بڑا ابھرتا ہوا شعبہ ہے۔ سروے کے مطابق، کسی ملک کی روزگار پیدا کرنے کی صلاحیت اس کے دستیاب وسائل، تکنیکی بنیاد اور ترقی، اور ادارہ جاتی حکمت عملی پر منحصر ہے۔ اسی طرح، انسانی وسائل، مہارت، اور تکنیکی قابلیت پائیدار اقتصادی ترقی میں تعاون کرنے والی ملازمت کی قسم کا تعین کرتی ہے۔ اسکل ڈویلپمنٹ ایک اہم شعبہ ہے جس پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے نوجوانوں کو مارکیٹ کی تبدیلیوں کی ضروریات کو پورا کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

چین کی پاکستان میں مزید بڑی سرمایہ کاری پر سرد مہری

اسلام آباد۔12/جون۔ایم این این۔ پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف اس ہفتے کے آخر میں پانچ روزہ سرکاری دورہ ختم کرنے کے بعد چین سے تقریباً خالی ہاتھ لوٹ آئے۔ بیجنگ نے اسلام آباد کی ان امیدوں پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا کہ وہ پاکستان میں بڑی سرمایہ کاری کے ایک اور دور کی تیاری کر رہا ہے، خاص طور پر سی پیک کی بحالی کے ذریعے۔ پاکستانی میڈیا نے گزشتہ ماہ رپورٹ کیا تھا کہ شریف 4 جون سے شروع ہونے والے اپنے دورہ چین کے دوران چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC-II) کے دوسرے مرحلے کے باضابطہ آغاز میں شامل ہونے والے تھے۔ چین کے بنیادی ڈھانچے اور توانائی کے مزید بڑے سودے حاصل کرنے کے لیے شریف کی بولی ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پاکستان بدستور معاشی بحران کی لپیٹ میں ہے۔ مارچ میں اقتدار سنبھالنے کے بعد نواز شریف کا چین کا یہ پہلا دورہ تھا۔ تاہم، شریف اور ان کے وفد کے کابینہ کے وزراء اور چینی صدر شی جن پنگ اور دیگر اعلیٰ چینی حکام کے درمیان بیجنگ میں ملاقاتوں کے باوجود پاکستانی فریق صرف کچھ معمولی فوائد حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ نکی ایشیا کی رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ پاکستانی حکام کے دعوے کہ سی پیک معاہدے کا اپ گریڈ ورژن بیجنگ میں باضابطہ طور پر شروع کیا جائے گا، حقیقت نہیں بنی۔ بیجنگ کا ردعمل مبینہ طور پر ہلکا تھا، اس ہفتے کے آخر میں جاری ہونے والے 32 نکاتی مشترکہ بیان کے ساتھ یہ انکشاف ہوا کہ اسلام آباد چند ٹھوس فوائد حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ درحقیقت، بیان میں صرف ایک اپ گریڈ شدہ چین پاکستان اقتصادی تعاون کے معاہدے کا مبہم ذکر تھا۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا، ''دونوں فریقوں نے تسلیم کیا کہ سی پیک بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو کا ایک اہم منصوبہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا سی پیک کے کامیاب پہلے عشرے کے بعد، دونوں فریق حمایت کے لیے آٹھ بڑے اقدامات کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ 2015 میں باضابطہ طور پر شروع کیا گیا، 62 بلین ڈالر کے سی پیک منصوبے میں گوادر کی بندرگاہ، پاور پلانٹس اور پورے پاکستان میں سڑکوں کے نیٹ ورکس کی تعمیر شامل تھی۔ سی پیک چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو کا ایک جزو ہے، جس میں 3,000 کلومیٹر طویل چینی انفراسٹرکچر نیٹ ورک کا مقصد گوادر اور کراچی میں پاکستان کی بندرگاہوں کو چین کے سنکیانگ ایغور خودمختار علاقے سے زمینی راستے سے جوڑنا ہے۔ مشترکہ بیان سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کچھ معمولی فوائد حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ چین نے 7.6 بلین ڈالر کے مین لائن-1 (ML-1) ریلوے منصوبے کو مراحل میں آگے بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد پاکستان کے جنوبی بندرگاہی شہر کراچی اور ملک کے شمال میں پشاور کے درمیان ریلوے کے بنیادی ڈھانچے کو تین مراحل میں بہتر بنانا ہے۔ تاہم، بیجنگ نے صرف اس منصوبے کے پہلے مرحلے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں فریق قراقرم ہائی وے کے ایک حصے کو اپ گریڈ کرنے کے معاہدے پر بھی پہنچے، جو پاکستان کو پہاڑی علاقوں سے چین سے ملاتی ہے۔ موسم سرما میں شدید برف باری سے ہائی وے بند ہوجاتی ہے۔ مئی میں، پاکستان نے چینی توانائی اور بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں کے لیے اضافی 17 بلین ڈالر کی درخواست کی تھی۔

شعبۂ تعلیم نسواں کی اسکالر سیدہ سارہ سلطانہ کو پی ایچ ڈی

حیدرآباد، 12 جون (پریس نوٹ) شعبۂ امتحانات، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے جاری کردہ اعلامیہ کے بموجب شعبۂ تعلیمات نسواں کی اسکالر سیدہ سارہ سلطانہ دختر جناب سید شریف الحسن کو پی ایچ ڈی کا اہل قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے "خاتون سربراہ خاندان کے مسائل (حیدرآباد شہر میں مسلم خواتین کے حوالے سے ایک تانیثی تجزیہ)" کے موضوع پر اپنی تحقیق مکمل کی۔ ان کی تحقیق کی نگراں صدر شعبۂ تعلیمات نسواں پروفیسر آمنہ تحسین تھیں۔ ان کا وائیوا 10 مئی 2024 کو منعقد ہوا۔

ہماری قربانیاں اور بے اعتدالیاں...!!

قلم کش: محمد عبدالرافع خان ناندیڑ (مہاراشٹر)

یوں تو شریعت مطہرہ واضح طور پر ہر عقل ودانش کے لئے ظاہر وباہر ہے اب چاہے وہ احکام کے اعتبار سے ہو یا اعمال کے یا پھر وہ باعتبار فرائض کے ہو یا وجوب کے لئے ہو اب رہی بات عیدالاضحیٰ کی تو اس نسبت سے قربانی کے موضوع پر تو متعدد مسائل بیان کئے جاتے رہے ہیں اور بیان کئے جائینگے۔ لیکن اس کے باوجود بھی کچھ ایسے واقعات مبصرین کو ملتے ہیں جس سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ لوگ اللہ رب العزت کے احکامات کو ہلکہ میں لیکر قربانی کے ذریعہ اپنی بڑائی دکھانے اور ریاکاری کی دوڑ میں سبقت لے جانے کے متمنی ہیں۔ جہاں ایک جماعت ماہ ذی الحجہ کے آغاز کے ساتھ ہی بعض مخصوص تاجرین اپنے قیمتی جانوروں کی نمائش شروع کر دیتے ہیں اب چاہے وہ short reels کے ذریعے ہی کیوں نا ہو اور دوسرا طبقہ ان کی خریدی میں ایک دوسرے پر سبقت لینے جانے کی کوشش کرنے لگتا ہے ازیں بناء ایسا محسوس ہوتا ہے خریدار صرف قربانی کے لئے بکرا نہیں خرید رہے ہیں بلکہ قربانی کے ساتھ انہیں نمائش کرنا 1st آنا بھی مقصود ہے۔ جبکہ سورہ حج میں ارشاد باری تعالی واضح ہے "لن ینال اللہ لحومہا ولا دمائھا ولکن ینالہ التقوی منکم" موجود ہونے کے لاکھوں روپے خرچ کرتے ہوئے" بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" کے مثل اپنی دولت کا ڈھونس دکھار ہے ہیں اس کا جائزہ لینے پر یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ اکثریت ایسے لوگوں کی بھی ہیں جو نام ونمود کے لئے جانور نہیں خریدتے بلکہ محض اس وجوب کے خاطر جو ان کے ذمہ لازم ہوا ہے ڈرتے ڈرتے ادا کرتے ہیں کہ کہیں قبول ہی نا ہونے پائے ایک میڈل کلاس آدمی کی یہ سال بھر تمنا ہوا کرتی ہے کے وہ اپنی حلال کمائی کے ذریعہ اپنے اندر قربانی کے پنہا اخلاص کو اللہ پاک کی رضامندی کے بدلے ظاہر کردے اور وہ سال بھر اسکا منتظر رہتا ہے مگر یہ کیا کے دولت منداور عیش پسند لوگ اس خوشنودی کے عمل کو اپنی امیری کی نمائش کے نام کردیں اور غرباء وہ فقراء اپنے دامن کو خالی دیکھ افسوس کرنے لگے یاد رکھو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں قارون کا واقعہ تم دولت مندوں کے ہوش ٹھکانے لگانے کے لئے کافی ووافی ہے ارشاد باری تعالی ہے کہ فخرج علی قومہ فی زینتہ؛؛ کے وہ بھی عوام میں اپنی شان بگارنے کے لیے بڑی آن بان اور شان کے ساتھ نکلتا تھا تو اس کی وجہ سے عام لوگوں کو بھی اس کی خواہش ہونے لگی تو فوراہی آگے ارشاد ہوا کہ فخسفنا بہ وبدارہ الارض؛؛ ان کے اس غرور ودکھلاوے اور ریاکاری کا انجام بھی زرا سر کے آنکھوں سے دیکھ لو اور کچھ تو سبق لو کے کہ دولت کسی کو حقیر سمجھنے کے لئے اور قربانی نمائش کے لئے نہیں ہیں بلکہ اپنے ٹوٹے پھوٹے اخلاص کو اللہ پاک کے حضور پیش کرکے رضائے الٰہی حاصل کرنا مقصود ہے اور تم کیا سمجھتے ہو کے کیا اللہ پاک تمہارے مہینگے مہینگے جانوروں کی قربانی کے محتاج ہے ہرگز نہیں سو بار بھی نہیں بلکہ ایسی قربانی چاہتے ہیں کے جانوروں کی قربانیوں کے ساتھ ساتھ ہمارے اندر غرور واکڑ کا خاتمہ کی قربانی چاہئے مزاج کی سختی اور ترش روئی کی قربانی مطلوب ہے اخلاق و کردار میں خوش اسلوبی کو اپنانے کی قربانی مقصود ہے اسی پر بس نہیں بلکہ معصیت سے نیکی کی جانب ہجرت کی قربانی درکار ہے الغرض قربانی نام ہے ہر ایسے عمل کو چھوڑنے کا اور ہر اس عمل کو اپنانے کا جو بندے کو اپنے خدا سے ڈرنے والا اور اسی کا ہوکر رہنے والا بنادے ایسی قربانی خدائے عزوجل کے حضور قابل ستائش ہے اور یہی قربانی اس کو کل قیامت کے دن سرخ رو کریگی تاکہ وہ قربانی جسکو مذکورہ بالا سطروں میں سپرد قرطاس کیا گیا۔ آخر میں بس اتنا کہونگا کہ علماء کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام میں اس بات کا احساس شدت کے ساتھ پیدا کرے کہ ان کی قربانی صرف اور صرف رضائے الٰہی کے خاطر ہو چونکہ اللہ رب العزت نے واضح کردیا ہے کہ وہ صرف تقوی دیکھتا ہے اسی لیئے نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ قربانی انجام دی جائے تاکہ سنت ابراہیمی اور ہر صاحب نصاب کے لئے واجب علی العین امر کی تکمیل ہو، جسے بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت حاصل ہو سکے۔

کسی نے بھی نا دیکھی "باپ" "بیٹے" کی اطاعت...!!
ہر شخص کو "قربانی" میں صرف "دنبا" ہی نظر آیا...!!

تاریخ سے کرکٹ تک: سکھوں کے خلاف پاکستان کا تعصب

اسلام آباد۔12/جون۔ایم این این۔ایک ایسی دنیا میں جہاں کھیلوں کا مقصد سرحدوں اور ثقافتوں کے لوگوں کو متحد کرنا ہوتا ہے، ایسے نمایاں اسٹیج پر نسل پرستی کو اپنے بدصورت سر کے پیچھے دیکھنا انتہائی مایوس کن ہے۔ حال ہی میں، نیویارک میں بھارت اور پاکستان کے درمیان T20 ورلڈ کپ 2024 کے کشیدہ تصادم کے دوران، سابق پاکستانی کرکٹر کامران اکمل نے بھارتی کرکٹر ارشدیپ سنگھ کے بارے میں نسلی طور پر غیر حساس تبصرہ کیا۔ اس تبصرے نے نہ صرف غم وغصے کو جنم دیا ہے بلکہ سکھ اقلیت کے خلاف مسلسل تعصب اور تاریخی عداوتوں کو بھی سامنے لایا ہے جو پاکستان میں بدستور مبتلا ہیں۔ یہ واقعہ اے پاکستان پر پیش آیا، جہاں اکمل نے طنزیہ مزاح کی کوشش میں ارشدیپ کے سکھ ورثے کے بارے میں تضحیک آمیز تبصرہ کیا۔ انہوں نے کہا، "کچھ بھی ہوسکتا ہے...... 12 بج گئے ہیں۔" یہ تبصرہ، جہالت اور تعصب میں ڈوبا ہوا، تیزی سے وائرل ہوگیا، جس نے بھارت کے سابق کرکٹر ہربھجن سنگھ سمیت بہت سے لوگوں کے شدید ردعمل کو جنم دیا۔ ہربھجن، جو اپنی برادری اور ملک کے ساتھ اپنی شدید وفاداری کے لیے جانا جاتا ہے، پیچھے نہیں ہٹے۔ سوشل میڈیا پر بات کرتے ہوئے، انہوں نے اکمل کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا، "لکھ دی لعنت تیرے کامران اکمل.. آپ اپنا گندا منہ کھولنے سے پہلے سکھوں کی تاریخ جان لیں۔ ہم سکھوں نے تمہاری ماؤں بہنوں کو اس وقت بچایا جب وہ حملہ آوروں کے ہاتھوں اغوا ہوئیں وہ وقت 12 بجے کا تھا۔ شرم کرو...... کچھ شکر کرو۔" ہربھجن کا جواب صرف ارشدیپ کا دفاع نہیں تھا بلکہ سکھ برادری کی تاریخی شراکت اور قربانیوں کی ایک طاقتور یاددہانی تھی۔ پاکستان میں کچھ حلقوں کی طرف سے سکھوں کے خلاف نفرت اور تعصب کوئی نئی بات نہیں ہے۔ 1947 کی تقسیم کے دوران پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے سکھوں کے خلاف اجتماعی پھانسی، عصمت دری اور تشدد کی تاریخ ایک سیاہ باب ہے جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان میں سکھوں کی گھٹتی ہوئی آبادی، جواب کم ہوکر محض چند ہزار رہ گئی ہے، جاری پسماندگی اور ظلم وستم کا ایک واضح ثبوت ہے۔ اس سے بھی زیادہ پریشان کن بات خالصتان کے حامی انتہا پسندوں کی طرف سے واضح خاموشی ہے، جو سکھ مفادات اور برادری کے پرچم بردار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ گروہ، جو عام طور پر سکھوں کے خلاف کسی بھی معمولی بات پر بھارت کو مورد الزام ٹھہرا دیتے ہیں، جب پاکستانی عالمی پلیٹ فارم پر سکھوں کی تذلیل کرتے ہیں تو خاموش رہے۔ یہ خاموشی نہ صرف منافقانہ ہے بلکہ ان انتہاپسندوں کی خود غرضی کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ سکھوں کو متاثر کرنے والے حقیقی مسائل کو نظرانداز کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ اپنے خود غرض سیاسی ایجنڈوں پر توجہ دیں۔ یہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو مساوات اور احترام پر یقین رکھتے ہیں۔ ہربھجن سنگھ کا ارشدیپ سنگھ کا شدید دفاع نسل پرستی اور تعصب کے خلاف کارروائی کا مطالبہ ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ کھیلوں کو تنوع کا جشن منانے کا ایک ذریعہ ہونا چاہیے، نہ کہ اسے نیچا دکھانے کے لیے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم سب، اپنی وابستگیوں سے قطع نظر، ایک ساتھ کھڑے ہوں اور نفرت کو نہ کہیں۔ کرکٹ کا میدان نسل پرستی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ ٹیلنٹ، محنت اور کھیل کے جذبے کے لیے ایک جگہ ہے۔ مداحوں، کھلاڑیوں اور انسانوں کے طور پر، ہمیں ان اقدار کو برقرار رکھنا چاہیے اور کسی بھی قسم کے امتیاز کو مسترد کرنا چاہیے۔ کامران اکمل کے تبصرے کے خلاف ہربھجن سنگھ کا موقف کھیلوں اور زندگی میں احترام اور اتحاد کی اہمیت کی ایک طاقتور یاددہانی ہے۔ یہ ہر ایک کے لیے تاریخ سے سیکھنے، ہر کمیونٹی کے تعاون کا احترام کرنے، اور شمولیت اور باہمی احترام کی ثقافت کو فروغ دینے کا مطالبہ ہے۔

ریلائنس ریٹیل کے 'ٹیرا' نے سکن کیئر برانڈ 'اکائنڈ' لانچ کیا

اکائنڈ نے بلڈ، بیلنس اور ڈیفنس رینج لانچ کی میرا کپور اکائنڈ برانڈ کی شریک بانی ہیں

نئی دہلی، 12 جون 2024۔ ریلائنس ریٹیل کے اومنی چینل بیوٹی ریٹیل پلیٹ فارم ٹیرا نے سکن کیئر برانڈ 'اکائنڈ' کے آغاز کا اعلان کیا۔ میرا کپور برانڈ 'اکائنڈ' کی شریک بانی ہیں۔ اکائنڈ کو جیو ورلڈ ڈرائیو، ممبئی میں ٹیرا کے فلیگ شپ اسٹور پر لانچ کیا گیا۔ اکائنڈ کے پورٹ فولیو میں جلد کی مختلف اقسام کے لیے تین الگ الگ پروڈکٹس ہیں۔ یہ بلڈ رینج، بیلنس رینج اور ڈیفنس رینج کے ناموں سے مارکیٹ میں لانچ کیے گئے ہیں۔ لانچ کے موقع پر بات کرتے ہوئے، ایشا امبانی، ریلائنس ریٹیل وینچرز لمیٹڈ نے کہا، "ہم ٹیرا کے برانڈ پورٹ فولیو میں سکن کیئر برانڈ شامل کرنے کے لیے بہت پرجوش ہیں، ہم ہر نئی لانچ کے ساتھ ایک سنگ میل کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ جدت طرازی کے لیے اور عمدگی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ اکائنڈ کی شریک بانی میرا کپور نے کہا، "میرا سکن کیئر کا سفر واقعی اس وقت شروع ہوا جب میں نے اپنی جلد کے بارے میں سیکھنا شروع کیا، اکائنڈ رینج کو انتہائی احتیاط کے ساتھ بنایا گیا ہے، اس کی جانچ کی گئی ہے اور اسے اعلیٰ افادیت والے اجزاء کے ساتھ بنایا گیا ہے اور ٹیرا ایک منفرد منزل ہے۔ کیوریٹڈ بیوٹی برانڈز کیلئے ٹیرا ایک خاص مقام ہے۔"

میانوالی میں پرتشدد واقعات پر تشویش کا اظہار

میانوالی (پاکستان)۔ 12/جون۔ ایم این این۔ میانوالی اور اس کے گردونواح میں تشدد کی جاری لہر تھمنے کے آثار نظر نہیں آرہے۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ کندیاں، پپلاں، چکوک، داؤدخیل، موچھ اور عیسیٰ خیل سمیت علاقوں میں روزانہ ایک، کبھی دو اور کبھی کبھار تین افراد بھی مارے جا رہے ہیں۔ محتاط اندازوں کے مطابق گزشتہ چھ ماہ کے دوران ان علاقوں میں قتل کی 47 سے زائد وارداتیں ہوچکی ہیں۔ یہ واقعات مختلف وجوہات کی وجہ سے ہوتے ہیں، جن میں ذاتی دشمنیاں، ٹک ٹاک اور فیس بک جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے متعلق تنازعات اور دیرینہ جھگڑے شامل ہیں۔

غزل

گنہگارِ انا ہونے چلے تھے
تمہاری ہم ادا ہونے چلے تھے
فقیری کو وہ کیسے راس آتے؟
متاعِ بے بہا ہونے چلے تھے
خرد پر زندگی حاوی بہت تھی
جنوں والے فنا ہونے چلے تھے
کڑا تھا وقت شاید عاشقی پر
وہ پابندِ وفا ہونے چلے تھے
مجھے مطلوب انسان دوستی تھی
پہ تم تو دیوتا ہونے چلے تھے!
انہیں کل تک تھا زعمِ بادشاہت
ستم ان کے روا ہونے چلے تھے!!

-----قطعہ بند-----

کرم جو آج غیروں کا نہ ہوتا
وہ جانے کیا سے کیا ہونے چلے تھے

منظور ندیم، اکولہ

رابطہ 937250123

بقرعید کے ضمن میں کانگریس وفد کی کمشنر سے نمائندگی

ناندیڑ۔۱۲/ جون (نامہ نگار): آئندہ ۱۷/ جون کو عیدالاضحیٰ طئے ہے۔ ۱۷/ جون تا ۱۹/ جون کے دوران بڑے پیمانے پر برادران اسلام جانوروں کی قربانی کا اہتمام کرتے ہیں۔ بقرعید کے سلسلہ میں کانگریس پارٹی کے ایک وفد نے آج ناندیڑ میونسپل کارپوریشن کے کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈوئی فوڑے سے ملاقات کی اور انہیں ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ بقرعید کے دوران ۱۷/ تا ۱۹/ جون تین دن تک شہر میں صاف صفائی کے بہتر انتظامات کئے جائیں، تینوں دن مسلم علاقوں میں کچرا اور قربانی کے جانوروں کے ناکارہ سامان کو اٹھانے کے لیے وافر مقدار میں گھنٹہ گاڑیوں کا نظم کیا جائے۔ شہر میں جو اسٹریٹ لائیٹ بند ہے انہیں فوری شروع کیا جائے۔ عید کے دن عیدگاہ قدوائی نگر اور واگھی روڈ پر موجود نئی عیدگاہ پر صاف صفائی اور دیگر انتظامات کئے جائیں۔ عیدالاضحیٰ اور اس کے بعد دو دن شہر میں آبی سربراہی کا نظم کیا جائے۔ اس وفد میں سابق میئر و کانگریس کے شہر صدر عبدالستار، سابق ڈپٹی میئر مسعود احمد خان، شمیم عبداللہ، آنند چوہان، عبدالغفار، سابق کارپوریٹر عبدالحفیظ باغبان، عبدالرشید، سید شیر علی، منتجب الدین، عبدالعلیم خان، منا عباس حسین، سید شعیب حسین، فاروق بدویل، واجد جاگیردار، چاند پاشاہ قریشی، عبدالفہیم، شیخ حبیب باوزیر، شیخ اسلم کھوکے والے کے علاوہ اقلیتی شعبہ کے ضلع صدر رحیم احمد خان، شہر صدر عبدالعزیز قریشی، کانگریس کمیٹی کے ضلع نائب صدر اشفاق حسین، سریش ہٹکر، ستیہ پال ساونت، شیخ اسلم، محمد اظہر، شیخ مختار و دیگر موجود تھے۔ کمشنر نے تیقن دیا کہ بقرعید کے موقع پر شہریان آبی سربراہی کی جائے گی اور ساتھ ہی صاف صفائی کا بہتر نظم کیا جائے گا۔

پودے لگانے کے وقت گلابی کیڑے کا انتظام کریں

محکمہ زراعت کا کسانوں کو آسان ہدایات کے ساتھ مشورہ

ناندیڑ: 12/جون (ورق تازہ نیوز) گلابی بول کیڑا پوری روئی کو تباہ کرنے سے پہلے اگر چند چھوٹی باتوں پر عمل کرلیا جائے تو کپاس کو گلابی بول کیڑا انہیں ملے گا۔ اس لیے محکمہ زراعت نے کاشتکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ بوائی کے دوران ان کی کپاس پر بول کیڑے نہ لگیں۔ ضلعی سپرنٹنڈنٹ آف ایگریکلچر کے دفتر کی طرف سے جاری کردہ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ بی ٹی اقسام کی کاشت کی جائے جو کہ کیڑے سے محفوظ ہیں اور کم مدت میں پختہ ہو جاتی ہیں جیسا کہ محکمہ زراعت کی تجویز ہے۔ محکمہ زراعت نے کھیتوں میں بی ٹی کپاس کے مکمل پلاٹوں کے ساتھ تھوڑی مقدار میں نان بی ٹی کپاس لگانے کا بھی مشورہ دیا ہے، محکمہ زراعت نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ جب تک زمین مکمل نم نہ ہو جائے بوائی شروع نہ کی جائے۔ اس کے علاوہ کھادوں کے استعمال کے بجائے زمین کی کوالٹی (سائل ٹیسٹ) چیک کرنے اور کھادوں کے استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کو کچھ تجاویز اور عملی حقائق پیش کیے ہیں اور واضح کیا ہے کہ کیڑے کا لائف سائیکل جننگ یا ذخیرہ شدہ کپاس میں بلاتعطل جاری رہتا ہے۔ محکمہ زراعت نے کہا ہے کہ جننگ پریسنگ کے ساتھ ساتھ گوداموں میں صفائی اور کیڑوں پر قابو پانے پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور بونڈ لاروا کے لیے فیرومون کا پتہ لگانے اور لاروا اور پھلیوں کو تلف کرنے پر زور دیا ہے۔ محکمہ زراعت نے مشورہ دیا ہے کہ اگر ایک گاؤں میں ایک پودا لگایا جائے تو کیڑوں پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ ایگریکلچر آفیسر بھاؤ صاحب برہاٹے نے بھی اپیل کی ہے کہ کپاس کی فصل نہ لی جائے، بکریوں، بھیڑوں اور دیگر جانوروں کو کھیت میں کھڑی کپاس کی فصل میں چرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔

’پاکستانی ٹیم میں ردوبدل کی ضرورت‘، امریکہ اور ہندوستان سے شکست کے بعد پی سی بی چیف سخت ناراض

نیویارک: ٹی-20 عالمی کپ میں ہندوستان سے پاکستان کو ملی شکست کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) میں ہنگامہ برپا ہو گیا ہے۔ پی سی بی چیف محسن نقوی نے امریکہ کے بعد ہندوستان کے خلاف ملی شکست پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ بابر اعظم کی قیادت والی ٹیم میں ردوبدل کی ضرورت ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان کے خلاف نیویارک میں کھیلے گئے میچ میں پاکستان کے سامنے 120 رنوں کا چھوٹا ہدف تھا، لیکن پاکستانی ٹیم 7 وکٹ کے نقصان پر 113 رن ہی بنا پائی۔ اس کے بعد سے ہی پاکستانی ٹیم اور بابر اعظم سخت تنقید کا سامنا کر رہے ہیں۔ پاکستانی میڈیا کے مطابق محسن نقوی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ’’مجھے لگتا ہے میچ جیتنے کے لیے پاکستان ٹیم میں کچھ ردوبدل کرنے کی ضرورت ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اب ٹیم میں کچھ ضروری بدلاو؟ کرنے ہوں گے۔‘‘ نقوی کا یہ بھی کہنا ہے کہ اب ایسے کھلاڑیوں پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے جو گزشتہ کچھ وقت سے ٹیم سے باہر چل رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ’’ہم نے جس طرح سے امریکہ اور اب ہندوستان کے خلاف میچ ہارے، وہ انتہائی مایوس کن ہے۔ ہمیں اب ان کھلاڑیوں پر غور کرنا ہوگا جو اس وقت ٹیم میں نہیں ہیں۔ ہر کوئی پوچھ رہا ہے کہ ٹیم اچھی کارکردگی کیوں پیش نہیں کر رہی۔ ابھی عالمی کپ چل رہا ہے، لیکن یقینی طور پر ہمیں کئی چیزوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔‘‘ واضح رہے کہ پاکستان کو سپر-8 میں جگہ بنانے کے لیے کناڈا اور ا? ئرلینڈ کے خلاف اگلے دو میچ میں بڑے فرق سے جیت درج کرنی ہوگی، لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی دعا کرنی ہوگی کہ امریکہ اپنے اگلے دونوں میچ ہار جائے۔ دراصل امریکہ نے 2 میچوں میں جیت حاصل کر 4 پوائنٹس حاصل کر لیے ہیں اور اگر وہ ہندوستان و ا? ئرلینڈ کے خلاف کھیلے جانے والے اپنے میچوں میں سے ایک بھی میچ جیت گیا تو 6 پوائنٹس کے ساتھ سپر-8 میں داخل ہو جائے گا اور پاکستان کے لیے سپر-8 کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ ہندوستان (جس کے 2 میچوں میں 4 پوائنٹس ہیں) کو بھی سپر-8 میں پہنچنے کے لیے امریکہ و کناڈا میں سے کوئی ایک میچ جیتنا ہوگا اور قوی امکان ہے کہ روہت بریگیڈ دونوں ہی میچ جیت جائے۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال ہوئے ا? ئی سی سی یک روزہ عالمی کپ میں بھی پاکستانی ٹیم کی کارکردگی انتہائی خراب رہی تھی۔ ٹیم لیگ راو? نڈ سے ہی باہر ہو گئی تھی۔ اس کے بعد پی سی بی اور پاکستانی ٹیم کی کپتانی میں بڑے پیمانے پر تبدیلی ہوئی تھی۔ بابر کو تینوں فارمیٹ کی کپتانی سے استعفیٰ دینا پڑا تھا۔ شاہین ٹی-20 میں کپتان بنے تھے اور شان مسعود کو ٹیسٹ کرکٹ میں ٹیم کا کپتان بنایا گیا تھا۔ پھر جب ذکا اشرف کی جگہ محسن نقوی پی سی بی چیف بنے تو پھر سے کپتان بدلے گئے۔ بابر کو پھر سے ٹی-20 کی کپتانی سونپی گئی، اور اب ٹی-20 عالمی کپ میں پاکستانی ٹیم کا جیسا حال ہو رہا ہے، کوئی حیرانی نہیں ہوگی اگر ایک بار پھر بابر سے کپتانی چھین لی جائے۔

کیا سپریم کورٹ میں کیسز زیرالتوا ہیں؟

سپریم کورٹ کی خصوصی لوک عدالت میں شامل

ناندیڑ: 12/جون (ورق تازہ نیوز) ضلع ناندیڑ کے شہریوں کو نئی دہلی میں سپریم کورٹ میں کئی سالوں سے زیرالتوا مقدمات کو حل کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ سپریم کورٹ نئی دہلی میں 29 جولائی سے 30 اگست 2024 تک ایک خصوصی لوک عدالت کا انعقاد کیا گیا ہے، محکمہ قانون نے اس سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔

سمجھوتے کے لیے تیار رہنا چاہیے: اس سلسلے میں ایک اپیل ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی ناندیڑ کے سکریٹری کے ذریعہ جاری کردہ ایک سرکلر میں کی گئی ہے۔ یہ خصوصی لوک عدالت 29 سے 30 اگست تک سپریم کورٹ میں منعقد کی جارہی ہے۔ ان لوک عدالتوں میں سپریم کورٹ میں زیرالتوا مقدمات کو سمجھوتہ کے لیے رکھا جائے گا۔ ضلع میں فریقین کے مقدمات سپریم کورٹ میں زیرالتوا ہیں۔ اور جو لوگ ان معاملات کو سمجھوتہ سے طے کرنا چاہتے ہیں، ایسے معاملات اسی جگہ طے کیے جائیں گے۔

آن لائن شرکت بھی ممکن ہے: فریقین اس لوک عدالت میں جسمانی طور پر یا عملی طور پر (آن لائن) حصہ لے سکتے ہیں۔ ناندیڑ ضلع کے مقدمات کو سپریم کورٹ کی خصوصی لوک عدالت میں رکھنے کے لیے متعلقہ وکیلوں کو خیالات دینا ضروری ہے۔ ضلع میں موجود فریقین یا شہری جن کے مقدمات زیرالتوا ہیں ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ اگر انہیں اس سلسلے میں مزید معلومات اور مدد کی ضرورت ہو تو وہ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی، ناندیڑ کے سکریٹری سے رابطہ کریں۔ اس کے علاوہ چیف ڈسٹرکٹ جج اور ناندیڑ ڈسٹرکٹ لیگل سروس اتھارٹی کی چیئرپرسن سریکھا کوسمکر نے ضلع کے دیہی علاقوں کے شہریوں سے تعلقہ لیگل سروس کمیٹی سے رابطہ کرنے کی اپیل کی ہے۔

ہوٹل کے باورچی نے ایک خاتون کو قتل کردیا

ناندیڑ: 12/جون (ورق تازہ نیوز) بودھی گاوں میں ہوٹل کے باورچی کے ہاتھوں ایک خاتون کا قتل ہو گیا ہے۔ چندرکانت امیش ٹھاکر کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کے مطابق 10 جون کی شام 7.30 بجے سے 8 بجے کے درمیان تھرینا کے رہنے والے کیلاس ڈمبر نے معمولی جھگڑے پر اپنی دوسری بیوی ارچنا کیلاس ڈمبر (35) کا قتل کر دیا۔ کنوٹ پولیس نے مقدمہ نمبر 152 / 2024 کے طور پر یہ معاملہ درج کیا ہے اور پولیس سب انسپکٹر دنیش یولے مزید تفتیش کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں قاتل کیلاس راجستھان کا رہنے والا ہے اور بودھی میں باورچی کا کام کرتا تھا۔

سویابین کے کاشتکار ڈی اے پی کھاد نہ ملنے پر

سپر فاسفیٹ اور یوریا استعمال کریں

محکمہ زراعت کی متبادل کھادوں کے استعمال کی اپیل

ناندیڑ: 12/جون (ورق تازہ نیوز) ضلع میں سویابین پیدا کرنے والوں کی بڑی تعداد ہے اور اگر ڈی اے پی کھاد مارکیٹ میں طلب کے مطابق دستیاب نہ ہو تو کاشتکار ڈی اے پی کھاد کے متبادل کے طور پر سنگل سپر فاسفیٹ اور یوریا استعمال کریں، محکمہ زراعت کے ترقیاتی آفیسر نے اپیل کی۔ ناندیڑ ضلع میں اس سال خریف سیزن میں 4 لاکھ 52 ہزار ہیکٹر پر سویابین کی کاشت کا امکان ہے۔ اس کے لیے درکار ڈی اے پی کھاد کی مانگ کسانوں کی جانب سے بڑھ رہی ہے۔ لیکن ڈی اے پی کھاد کی طلب کے مطابق مارکیٹ میں دستیابی نہیں ہے۔ اس کے لیے حکومتی سطح پر کوششیں جاری ہیں۔ اس لیے اگر ڈی اے پی کھاد دستیاب نہ ہو تو کسانوں کو چاہیے کہ وہ ڈی اے پی کھاد کے متبادل کے طور پر سنگل سپر فاسفیٹ 143.5 کلوگرام اور یوریا 19 کلوگرام استعمال کریں۔ اس سے 16 کلوگرام سلفر کے ساتھ ڈی اے پی کھاد جیسے غذائی اجزا ملیں گے۔ سلفر سویابین کی فصلوں کے لیے ایک ضروری غذائیت ہے۔ اس سے سویابین کی فصل کے دانوں کے سائز میں اضافہ ہوگا اور پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے اپیل کی ہے کہ کاشتکار متبادل کھاد کا سنجیدگی سے استعمال کریں۔ محکمہ زراعت نے وضاحت کی ہے کہ متبادل کھاد کے استعمال سے کسانوں کے اخراجات کم ہوں گے۔ اگر کسان ڈی اے پی اور سلفر استعمال کرتے ہیں تو اس کی قیمت 1990 روپے ہے۔ لیکن اگر یوریا اور سنگل فاسفیٹ کا استعمال کیا جائے تو ڈی اے پی میں 1661 کلوگرام سلفر دستیاب ہے۔ محکمہ زراعت نے ان متبادل کھادوں کے استعمال کا مشورہ بھی دیا ہے جس سے رقم کی بچت ہو سکتی ہے۔ تاہم ایگریکلچر ڈیولپمنٹ آفیسر وجے بیتیوار نے متبادل کھاد کا استعمال کرتے وقت محکمہ زراعت کی ہدایات پر سختی سے عمل کرنے اور دوسروں کے مشورے پر متبادل کھادوں کا استعمال نہ کرنے کی اپیل کی ہے۔

این سی پی نے اسمبلی انتخابات کے لیے کمر کس لی

ریاستی صدر سنیل تٹکرے کا ناگپور سے ریاست گیر دورے کا اعلان

ممبئی: لوک سبھا انتخابات کے بعد این سی پی نے اب اسمبلی انتخابات کے لیے اپنی کمر کس لی ہے۔ پارٹی کے ریاستی صدر ایم پی سنیل تٹکرے نے ریاست گیر دورے کا اعلان کیا ہے۔ وہ یہ دورہ ناگپور سے شروع کریں گے۔ جبکہ 19 سے 21 جون تک احمد نگر کے اسمبلی حلقوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ اطلاع ریاستی صدر سنیل تٹکرے نے ا? ج ایک پریس کانفرنس کے دوران دی ہے۔ اس موقع پر ریاستی صدر نے کہا کہ لوک سبھا کے اجلاس کے دوران ضروری حاضری کے ایام کو چھوڑ کر بقیہ مدت میں مہاراشٹر میں پارٹی کو مضبوط کرنے میں مصروف رہوں گا۔ تٹکرے نے کہا کہ 40 سالوں میں لوک سبھا انتخابات کو قریب سے دیکھا اور لڑا ہے۔ میں نے پانچ بار اسمبلی انتخابات کا سامنا کیا ہے، ہر الیکشن الگ نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس لیے ہر انتخاب میں یکساں صورت حال نہیں رہتی۔ این سی پی کے ریاستی صدر نے اس موقع پر یہ اعتراف کیا کہ لوک سبھا انتخابات میں مہایوتی کو جو کامیابی ملنی چاہئے تھی وہ ہم حاصل نہیں کر سکے۔ ہم عوام کا بھرپور اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ اقلیتی اور پسماندہ طبقے اور قبائلی لوگ اس الیکشن میں ہم سے دور رہے۔ اس کی وجہ سے ہم لوک سبھا انتخابات میں متوقع کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ اس موقع پر انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ لوک سبھا انتخابات کا جائزہ لیتے ہوئے اسمبلی انتخابات میں پارٹی کی کارکردگی کو مزید مضبو کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے کارکنوں میں جوش اور اعتماد ہے۔ انتخابات میں ناکامی کی وجہ سے کسی کا اعتماد ختم نہیں ہوا۔ اسی لیے میں ایک بار پھر ریاست گیر دورہ کروں گا۔ اس پریس کانفرنس میں این سی پی خواتین کی ریاستی صدر روپالی تائی چاکنکر، ریاستی نائب صدر پرمود ہندوراؤ، ریاستی ترجمان آنند پرانجاپے اور سنجے تٹکرے موجود تھے۔

کٹھوا دہشت گردانہ حملہ، کانگریس کا متاثرہ کنبہ کے تئیں اظہارِ ہمدردی

کٹھوا: جموں و کشمیر کے کٹھوا میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ کے بعد جہاں 2 دہشت گردوں کے مارے جانے کی خبریں سامنے ا? رہی ہیں، وہیں ایک جوان کے شہید ہونے کی بھی اطلاع ہے۔ اس تعلق سے کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر ایک پوسٹ کیا ہے جس میں شہید جوان کے کنبہ کے تئیں ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ کانگریس نے اپنے تعزیتی پیغام میں لکھا ہے کہ ’’جموں و کشمیر واقع کٹھوا میں ہوئے دہشت گردانہ حملے میں سی ا? ر پی ایف کے ایک جوان کے شہید ہونے کی خبر غمناک ہے۔ کانگریس کنبہ کی ہمدردیاں شہید کنبہ کے ساتھ ہیں۔‘‘ کانگریس نے مزید کہا ہے کہ ’’ایشور سے دعا ہے کہ وہ پاکیزہ روح کو اپنے قدموں میں جگہ دیں اور ان کے کنبہ کو یہ تکلیف برداشت کرنے کی طاقت دیں۔‘‘ اس سے قبل کانگریس کے سینئر لیڈر پون کھیڑا نے ایک ویڈیو پیغام جاری کر جموں و کشمیر میں ہوئے دہشت گردانہ حملہ پر مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے ویڈیو پیغام کے ساتھ اپنے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ ’’جس دن نریندر مودی حلف لے رہے تھے، اسی وقت کشمیر میں دہشت گردانہ حملہ ہوا۔

مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں بھی

چونکا والے نتائج آئیں گے، بی جے پی کو بڑا جھٹکا لگے گا

ممبئی: 12/ جون۔(ورقِ تازہ نیوز) لوک سبھا انتخابات کے نتائج کے بعد مہاراشٹر میں اگلے چار مہینوں میں اسمبلی انتخابات ہوں گے۔ مہاراشٹر میں اسمبلی کی کل 288 سیٹیں ہیں۔ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کی بنیاد پر، ریاست کے ہر حلقے کا مطالعہ کرنے کے بعد، ٹی وی 9 مراٹھی نے اسمبلی انتخابات کے لئے پول کیا ہے۔ اس پول کے مطابق مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات کے بعد اقتدار کی تبدیلی کا امکان ہے۔ مہاراشٹر میں ا? ئندہ اسمبلی انتخابات کے بعد مہا وکاس اگھاڑی کی حکومت بننے کا امکان ہے۔ اس الیکشن میں بی جے پی، شیوسینا شندے گروپ اور این سی پی اجیت پوار گروپ کو نقصان پہنچنے کا امکان ہے۔ لیکن شیوسینا کے ٹھاکرے دھڑے کو بھی اس الیکشن میں بڑا جھٹکا لگنے کا امکان ہے۔ اس کے پیچھے کی وجہ بھی بالکل وہی ہے۔ رائے شماری کے مطابق، مہا وکاس اگھاڑی کے لئے ا? نے والے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے 105 میں سے 42 ایم ایل ایز کے حلقوں میں مہا وکاس اگھاڑی ا? گے ہونے کا امکان ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بی جے پی صرف 62 سیٹیں جیت سکتی ہے۔ شیوسینا شندے گروپ کے 40 ایم ایل اے میں سے مہاوکاس اگھاڑی 14 ایم ایل اے حلقوں میں ا? گے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انتخابات میں شندے گروپ کو صرف 26 سیٹیں حاصل ہونے کا امکان ہے۔ دریں اثنا، مہاوکاس اگھاڑی، این سی پی اجیت پوار گروپ کے 40 ایم ایل اے حلقوں میں سے 25 ایم ایل اے کے حلقوں میں ا? گے ہے۔ اس لیے اجیت پوار گروپ کے صرف 15 سیٹیں جیتنے کا امکان ہے۔ پول کے اندازوں کے مطابق اجیت پوار اور ایکناتھ شندے کے دھڑے کے اعداد و شمار چونکا دینے والے ہیں۔ اس لیے امکان ہے کہ مہاراشٹر کے عوام نے توڑ جوڑ کی سیاست کو مکمل طور پر مسترد کر دیا ہے۔ اجیت پوار اور شندے گروپ کے لیے یہ ایک بڑا دھچکا ہے۔ مہاراشٹر میں نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار اور وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی طرف سے اپنی اپنی پارٹیوں میں کی گئی بغاوت کی وجہ سے دونوں پارٹیاں دو حصوں میں بٹ گئیں۔ لیکن رائے شماری کے اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ یہ تقسیم ووٹرز کے لیے دلچسپی کا باعث نہیں ہے۔ مہاویکاس اگھاڑی کتنی سیٹوں پر کامیاب ہوگی؟ مراٹھی کے ایک پول کے مطابق مہا وکاس ٹی وی 9 اگھاڑی کا مہاراشٹر میں 158 سیٹیں جیتنے کا امکان ہے۔ موجودہ مہایوتی سرکار کو صرف 127 سیٹوں پر ہی اکتفا کرنا پڑے گا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ شیوسینا ٹھاکرے گروپ کے پاس فی الحال 15 ایم ایل اے ہیں۔ ا? ئندہ اسمبلی انتخابات کے بعد یہ تعداد دوگنا ہونے کا امکان ہے۔ ٹھاکرے گروپ کے 30 ایم ایل ایز کے جیتنے کا امکان ہے۔ کانگریس کے پاس فی الحال 45 ایم ایل اے ہیں۔ اسمبلی انتخابات کے بعد ان ایم ایل ایز کی تعداد میں 27 ایم ایل ایز کا اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ اس لیے کانگریس کے اراکین اسمبلی کی تعداد براہ راست 72 تک جانے کا امکان ہے۔ شرد پوار گروپ کے پاس فی الحال 12 ایم ایل اے ہیں۔ اسمبلی انتخابات میں شرد پوار کے گروپ کے 40 ایم ایل ایز بڑھنے کا امکان ہے۔ اس لیے ا? ئندہ اسمبلی انتخابات میں شرد پوار گروپ کے 52 ایم ایل ایز کے منتخب ہونے کا امکان ہے۔

اٹلی میں بابائے قوم مہاتما گاندھی کا مجسمہ شرپسندوں نے توڑ دیا

روم: وزیر اعظم نریندر مودی جلد ہی اٹلی کا دورہ کرنے والے ہیں۔ اس سے عین قبل ایک شرمناک واقعہ پیش ا? یا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بدھ کے روز اٹلی میں خالصتان حامیوں نے مہاتما گاندھی کے ایک مجسمہ کو توڑ دیا۔ اس مجسمہ کا افتتاح کچھ ہی دیر قبل ہوا تھا جب اسے نہ صرف توڑا گیا، بلکہ وہاں پر خالصتان حامی نعرے بھی لکھے گئے۔ مقامی افسران کا کہنا ہے کہ شرپسندوں کی اس حرکت کا پتہ چلتے ہی جائے وقوع پر پہنچ کر فوراً وہاں صفائی کی گئی۔ اس معاملے میں ہندوستان کے خارجہ سکریٹری ونئے موہن کواترا نے کہا کہ ’’ہم نے رپورٹ دیکھی ہے۔ ہندوستان نے مہاتما گاندھی کے مجسمہ کو نقصان پہنچائے جانے کا معاملہ اٹلی کے افسران کے سامنے اٹھایا ہے۔ گاندھی جی کے مجسمہ کو ٹھیک کر دیا گیا ہے۔‘‘ انھوں نے مزید کہا کہ اٹلی کے افسران سے بات چیت ہوئی ہے اور ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ اٹلی کی وزیر اعظم جارجیا میلونی کی دعوت پر پی ایم مودی جی-7 اعلیٰ سطحی سمیلن میں حصہ لینے کل اٹلی کے لیے روانہ ہوں گے۔ تیسری مدت کار کے لیے وزیر اعظم بننے کے بعد ان کا یہ پہلا غیر ملکی دورہ ہوگا۔ جی-7 اعلیٰ سطحی سمیلن 13 جون سے 15 جون تک منعقد کیا جائے گا۔ اس سے عین قبل مہاتما گاندھی کا مجسمہ توڑنے والے شرپسندوں کے خلاف اٹلی نے کارروائی شروع کر دی ہے۔

چندی گڑھ کے دماغی امراض کے ہاسپٹل کو بم کی دھمکی موصول

چندی گڑھ: دماغی امراض کے ایک ادارہ کو یہاں ای میل پیام میں بم کی دھمکی کے بعد مریضوں اور ملازمین کو محفوظ مقام کو منتقل کر کے تلاشی کارروائی شروع کی گئی۔ پولیس نے یہ بات بتائی۔ ادارہ کے ایک عہدیدار نے دعویٰ کیا کہ ایسے ہی ای میل پیامات دہلی اور جنوبی ہند کے کئی ہاسپٹلوں کو روانہ کیے گئے ہیں۔ چندی گڑھ پولیس کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ پولیس دماغی امراض کے ادارہ کے علاقہ میں تلاشی کارروائی کر رہی ہے تاہم تک کوئی مشتبہ شئے برا? مد نہیں ہوئی۔ پولیس کے علاوہ بم ناکارہ کرنے والا دستہ اور محکمہ فائر کے عملے کو بھی یہاں تعینات کیا گیا ہے۔ چندی گڑھ کے سیکٹر 32 میں واقع دماغی امراض کے ادارے کی ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر اپرا جیتا نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ا? ج صبح ذریعہ ای میل ہاسپٹل کو بم کی دھمکی موصول ہوئی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ اس وقت ہاسپٹل میں مریضوں، ڈاکٹروں اور دیگر ملازمین کی تعداد تقریباً 100 تھی۔ ان کے ہاسپٹل کے علاوہ ملک کے دیگر دماغی امراض کے ہاسپٹلوں کو ای میل کے ذریعہ بم کی دھمکی موصول ہوئی ہے جس میں کہا گیا کہ ہاسپٹل میں بم نصب کیا گیا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر اپرتا نے بتایا کہ بھیجنے والے کا نام پیام میں شامل نہیں تھا۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔